151

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 11۔مارچ2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودہ قانون)

THE PUNJAB PROHIBITION OF SHEESHA SMOKING BILL 2014.

CH SHEHBAZ AHMED:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014.
CH SHEHBAZ AHMED:	to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014.

152

حصہ دوم

(مسودہ قانون)

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 11-فروری2014کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے قبرستانوں میں تدفین کے لئے مفت قبر کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ شیخ اعجاز احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ معصوم بچوں کے اندر اسلحہ کے رجحان میں کمی کے لئے کھلونا نما پستول، بندوق اور کلاشنکوف وغیرہ بنانے، فروخت کرنے اور درآمد پر پابندی عائد کی جائے
تاکہ آئے روز بچوں سے اچانک گولی چل جانے کے واقعات میں انسانی جانوں کے ضیاع کو روکا جاسکے۔

2۔ جناب احمد شاہ کھگہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ عوام الناس کو دھوکا دہی سے بچانے کے لئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مختلف رہائشی سکیموں کی جانب سے لوگوں کو مرعوب کرنے کی غرض سے اخبارات میں جو پُرکشش اشتہارات دیئے جاتے ہیں، ان اشتہارات میں حکومت کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ بھی شائع کیا جائے جس کی تصدیق لوگ متعلقہ دفتر سے بآسانی کر سکیں تاکہ لوگ جھوٹی ہاؤسنگ سکیم کی دھوکا دہی سے بچ سکیں۔

3۔ ڈاکٹر نوشین حامد: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں لیڈی تھانوں کا قیام یقینی بنایا جائے۔ اگر فوری طور پر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو موجودہ تھانوں میں خواتین کے لئے الگ کمرہ مختص کیا جائے۔

4۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: اس ایوان کی رائے ہے کہ آئین میں درج بنیادی انسانی حقوق کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

5۔ محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ فوڈ سٹریٹ کی طرز پر بک سٹریٹس بھی بنائی جائیں تاکہ نئی نسل میں کتابوں سے لگاؤ، دلچسپی اور لگن پیدا ہو۔

153

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

ہفتہ، 11-مارچ2014

(یوم الثلاثہ، 9-جمادی الاوّل 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا (29)
وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا (30) أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا (31)
وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا (32) مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (33)
فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ (34) يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ (35)
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ (36) فَأَمَّا مَن طَغَىٰ (37) وَآثَرَ الْحَيَاةَ
الدُّنْيَا (38) فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ (39) وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ (40) فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ (41)

سورۃ النّازعات آیات 29 تا 41

اور اسی نے رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) دھوپ نکالی (29) اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا (30) اسی نے اس میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا اگایا (31) اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا (32) یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لئے (کیا) (33) تو جب بڑی آفت آئے گی (34) اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا (35) اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی (36) تو جس نے سرکشی کی (37) اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا (38) اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے (39) اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا (40) اس کا ٹھکانہ بہشت ہے (41)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

لو مدینے کی تجلی سے لگائے ہوئے ہیں
دل کو ہم مطلع انوار بنائے ہوئے ہیں
کشتیاں اپنی کنارے سے لگائے ہوئے ہیں
کیا وہ ڈوبیں جو محمد کے تیرائے ہوئے ہیں
حاضر و ناظر و نور و بشر و غیب کو چھوڑ
شُکر کر وہ تیرے عیبوں کو چُھپائے ہوئے ہیں
سَر پہ رکھ دیجئے ذرا دست تسلی آقا
غم کے مارے ہیں زمانے کے ستائے ہوئے ہیں
کیوں نہ پلڑا تیرے اعمال کا بھاری ہو نصیؔر
اب تو میزان پہ سرکار بھی آئے ہوئے ہیں

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات
(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔Let the Speaker speak first.اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ میں اپنے بھائی مظہر عباس راں صاحب سے کہوں گا کہ آپ سب نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کی بات ضرور سنوں گا۔پہلا سوال میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا یہ سوال کوdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر48ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گلی محلوں کی سڑکوں کی تعمیر میں قواعد کی خلاف ورزی کی تفصیلات

*48: **جناب احمد شاہ کھگہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب گلی محلوں کی نئی سڑکیں بنائی جاتی ہیں تو لوکل گورنمنٹ رولز کے مطابق اس ٹوٹی ہوئی سڑک کے اوپر ہی سڑک بنانا منع ہے بلکہ ٹوٹی ہوئی سڑک کو کھود کر ملبہ اٹھاکر پھر نئی سڑک بنانا ضروری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ گلی محلوں کی سڑکیں بناتے ہوئے ان رولز پر کوئی عمل نہیں کرتا جس کی وجہ سے لوگوں کی پراپرٹیاں نیچے سے نیچے جارہی ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت آئندہ اس قانون کے مطابق ہی سڑکیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ گلیوں کاplinth levelایک جیسا ہی رہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) اس متعلق کوئی مروجہ قانون نہ ہے۔تاہم موقع کی مناسبت سے executing agencies اس بات کا خاص خیال رکھتی ہیں کہ کوئی بھی سڑک اور گلی لوگوں کے مکانات سے اونچی نہ ہو،مزید برآں کوئی بھی سڑک اور گلی تعمیر کرنے سے قبل اس کا مفصل سروے کیا جاتا ہے اور موقع کی مناسبت سے پرانی گلی اور سڑک کو dismantle کر کے پرانا ملبہ ہٹا کر اس پر نئی گلی وسڑک بنائی جاتی ہے تاکہ plinth level ایک جیسا ہی رہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) ۔ایضاً۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں محکمہ نے کہا ہے کہ "پرانی گلی اور سڑک کو dismantle کر کے پرانا ملبہ ہٹا کر اس پر نئی گلی وسڑک بنائی جاتی ہے۔" یہ بالکل غلط جواب دیا گیا ہے کیونکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔اکثر گلی محلے ایسے ہیں کہ جہاں سے ملبہ نہیں ہٹایا جاتا بلکہ اس کے اُوپر ہی سڑک بنا دی جاتی ہے۔اس سے ہوتا یہ ہے کہ جب سڑک گھروں سے اُونچی ہو جاتی ہے تو ساری گلی کے گھروں کے اندر پانی جانا شروع ہو جاتا ہے اور ٹھیک دس سال بعد ان گھروں کو اُونچا کرنا پڑتا ہے۔جواب میں بتایا گیا ہے کہ:

"اس سے متعلق کوئی مروجہ قانون نہ ہے"

تو کیا محکمہ یا حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ یہ ایک بہت ہی گھمبیر مسئلہ ہے۔اس حوالے سے قانون سازی کی جائے تاکہ پرانا ملبہ اُٹھا کر ہی نئی سڑک تعمیر کی جائے۔

جناب سپیکر: قانون تو آپ مل کر بنائیں گے بہر حال اس کا جواب لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر جواب غور سے پڑھتے تو پھر ان کی تسلی ہو جاتی۔جواب کے جز(الف) میں لکھا ہوا ہے کہ:

"موقع کی مناسبت سے Executing Agencies اس بات کا خاص خیال رکھتی ہیں کہ کوئی بھی سڑک اور گلی لوگوں کے مکانات سے اُونچی نہ ہو،مزید برآں کوئی بھی سڑک اور گلی تعمیر کرنے سے قبل اس کا مفصل سروے کیا جاتا ہے

اور موقع کی مناسبت سے پرانی گلی اور سڑک کو dismantle کر کے پرانا ملبہ ہٹا کر
اس پر نئی گلی و سڑک بنائی جاتی ہے۔"

یعنی پرانی گلی یا سڑک کو dismantle کیا جاتا ہے اور ملبہ اُٹھا کر اسی level پر نئی گلی یا سڑک بنائی جاتی ہے۔اس بات کا فیصلہ متعلقہ Executing Agency کا انجینئر کرتا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کو visit کرا سکتا ہوں کیونکہ یہ مسائل موجود ہیں۔شہروں میں یہ بہت گھمبیر مسئلہ ہے۔میں اس کی نشاندہی بھی کرا سکتا ہوں۔میں درخواست کروں گا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ پہلے پرانا ملبہ اُٹھایا جائے اور پھر نئی سڑک بنائی جائے۔

جناب سپیکر: سردار وقاص حسن موکل صاحب! آپ بھی کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پہلے شاہ صاحب کے سوال کا جواب تو آنے دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ ہم موقع کی مناسبت سے ملبہ اُٹھا کر نئی سڑک تعمیر کرتے ہیں۔اگر شاہ صاحب کوئی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں نشاندہی کر دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اگلا سوال اعجاز خان صاحب کا ہے۔۔۔معزز ممبر تشریف فرما ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 67 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بابو صابو انٹرچینج پر نیا قبرستان بنانے کی تفصیلات

*67: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوبرجی تا یتیم خانہ اور اس سے تمام ملحقہ آبادیوں کے قبرستانوں میں میت دفنانے کی کوئی گنجائش نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان علاقوں کے رہائشیوں کی اس تکلیف کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے بابو صابو انٹر چینج میں ایک بڑا قبرستان بنانے کا پروگرام بنایا تھا قبرستان کتنے ایکڑ پر محیط تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بابو صابو انٹر چینج میں قبرستان بنانے کے منصوبے کو روک دیا گیا، روکنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بابو صابو انٹر چینج میں جلد از جلد قبرستان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو یہ منصوبہ کب تک مکمل کر لیا جائے گا، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ چوبرجی تا یتیم خانہ اور ملحقہ آبادیوں کے لئے ایک قبرستان بنانے کی تجویز ہے۔ اس قبرستان کا رقبہ 9 ایکڑ 3 کنال اور 13 مرلہ ہوگا۔ یو سی۔84 کے لئے 5 ایکڑ 3 کنال 13 مرلہ اور یو سی۔90 کے لئے 4 ایکڑ شامل ہے۔

(ج) ٹاؤن انتظامیہ مذکورہ سکیم کے لئے دستیابی فنڈز و منظوری کی منتظر ہے جیسے ہی سکیم کے لئے فنڈز دستیاب ہوں گے فوراً اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(د) مذکورہ بالا فنڈ کے حصول کے بعد یونین کونسل نمبر 84 اور 90 میں قبرستان کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا جو تقریباً چھ ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ سوال 4۔جون 2013 کو بھجوایا گیا اور اس کی ترسیل 17۔جون 2013 کو ہوئی تھی۔ جواب کے جز (د) کے اندر لکھا گیا ہے کہ "مذکورہ بالا فنڈ کے حصول کے بعد یونین کونسل نمبر 84 اور 90 میں قبرستان کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا جو تقریباً چھ ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چھ ماہ کا عرصہ کب ختم ہوگا؟ دس ماہ پہلے ہی سوال و جواب کی ترسیل میں لگ گئے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری اس کا current status بتادیں اور دوسرا یہ بھی بتادیں کہ یہ چھ مہینے کس جگہ پر fit ہوتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!ان قبرستانوں کی تعمیر کے لئے تقریباً 16 کروڑ روپے کے تخمینہ جات لگائے گئے تھے۔وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ان کی منظوری دے دی ہے۔اس وقت یہ سکیم محکمہ پی اینڈ ڈی میں pending ہے۔ جیسے ہی یہ رقم ٹاؤن انتظامیہ کو دستیاب ہوتی ہے ہم اس پر کام شروع کر دیں گے۔امید ہے کہ مالی سال 15-2014 میں یہ سکیم مکمل ہو جائے گی۔اس وقت مالی سال 14-2013 چل رہا ہے اور انشاء اللہ مالی سال 15-2014 میں یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ وزیراعلیٰ نے 16 کروڑ روپے کی منظوری دے دی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ منظوری موجودہ مالی سال کے لئے ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!میں نے کہا ہے کہ وزیراعلیٰ نے سمری منظور کر لی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مالی سال 15-2014 میں یہ کام ہو جائے گا۔آپ نے time limit مانگی تھی اس لئے میں نے time limit دے دی ہے۔ ابھی funds جاری بھی ہو جائیں تو جون تک اس سکیم کا مکمل ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ tendering process بھی ہوتا ہے۔اس میں پہلے ٹینڈر ہوتے ہیں، prequalification ہوتی ہے اور پھر سکیم شروع ہوتی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!انہوں نے وہاں پر کوئی construction نہیں کرنی، صرف چار دیواری بنانی ہے اور وہ چار دیواری بھی اینٹوں سے نہ بنائیں وہاں پر تار وغیرہ ہی لگا دیں۔لاہور کے اندر آج قبرستانوں کے جو حالات ہیں آپ اُس کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتے۔آپ مکہ کالونی چلے جائیں یا لاہور کے جس ایریا میں مرضی چلے جائیں سب سے بڑا issue قبروں کے حوالہ سے آ رہا ہے کہ قبروں کے اوپر قبریں بنائی جا رہی ہیں۔ایک ایک قبر کے اندر دو دو، تین تین لوگوں کو ڈالا جا رہا ہے۔ایک غریب آدمی قبر کے لئے 25 ہزار روپیہ کہاں سے دے؟ ان کو لاہور کے قبرستان کے لئے ایک الگ ایریا بنانا چاہئے جہاں پر لوگ اپنی میتوں کو اسلام کے احکامات کے مطابق باعزت طریقے سے دفن کر سکیں۔ لاہور کے اندر ہر جگہ، ہر سوسائٹی، اور ہر آبادی کے اندر یہ حال ہے۔اگر اس کے اوپر کوئی پروگرام بن رہا ہے تو آج ہمیں ضرور بتائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر کو لاہور کے اندر قبرستان بنانے کے حوالہ سے محکمہ کی مکمل planning بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! قبرستان کی صرف چار دیواری کے لئے ہی پیسے درکار نہیں ہیں بلکہ جیسے اس سوال کے جواب میں ذکر کیا گیا ہے کہ قبرستان کے لئے 9 ایکڑ زمین کی خرید کے لئے بھی پیسے درکار ہیں تو وہ ملا کر 16.5 کروڑ روپیہ بنتا ہے۔ یہ منصوبہ پی اینڈ ڈی میں ہے تو اگر وہاں سے یہ منصوبہ approve بھی ہوتا ہے تو پھر بھی اس منصوبہ کے شروع ہونے میں چھ ماہ درکار ہیں تو اس لئے میں نے اگلے مالی سال کا ٹائم دیا ہے کیونکہ اگلے مالی سال میں یہ منصوبہ شروع ہو کر مکمل ہو جائے گا۔ چوبرجی اور اُس سے ملحقہ آبادیوں کے لئے میانی صاحب کا جو قبرستان ہے وہ بہت پرانا ہے اور وہاں پر گنجائش بھی بہت کم ہے۔ ہم نے وہاں پر کافی حد تک encroachment ختم کرا کر جو جگہ واگزار کرائی ہے وہاں پر ہم کوشش کر رہے ہیں کہ قبرستان کے حوالہ سے جو تکلیف ہے اُس میں کمی آ سکے۔ اس کے علاوہ ہمیں جہاں جہاں حکومت کی زمین کی نشاندہی ہوتی ہے تو ہم وہاں پر نئے قبرستان بنا لیتے ہیں۔ ہم نے پچھلے سال باگڑیاں میں بھی 84 کنال پر ایک نیا قبرستان بنایا ہے۔

جناب سپیکر: جو نئی ہاؤسنگ سکیمیں بنتی ہیں اُن میں قبرستان کی جگہ نہیں ہوتی؟ قبرستانوں کے لئے آپ کی special direction ہونی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! لاہور شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے جس میں ہم لاہور میں چار بڑے قبرستان بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ لاہور میں میانی صاحب قبرستان کی طرز پر چار بڑے قبرستان بنیں کیونکہ ایل ڈی اے یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے جو approved societies ہوتی ہیں وہاں پر قبرستان کی جگہ چھوڑی جاتی ہے لیکن جو چھوٹی چھوٹی آبادیاں ہوتی ہیں اور وہ بڑھتی جا رہی ہیں وہاں پر قبرستان کی جگہ نہیں چھوڑی جاتی تو اس لئے وہاں پر مسائل آتے ہیں تو گورنمنٹ اس معاملہ کو seriously دیکھ رہی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر کسی اور معزز ممبر کو یہ جواب دے دیا جائے تو وہ سمجھے گا کہ حکومت کی طرف سے بڑا اچھا جواب آیا ہے اور وہ بیٹھ جائے گا لیکن میں یہاں پر اس جواب پر نہیں بیٹھوں گا

یہ ہمیں بتائیں کہ نئے قبرستانوں کے لئے یہ کون کون سے اقدامات اُٹھانا چاہتے ہیں اور کب تک اُٹھائیں گے؟آپ سوچ نہیں سکتے کہ مجھے ہر دوسرے دن قبر کے لئے call آرہی ہوتی ہے کہ صرف قبر کے لئے 25ہزار روپیہ مانگا جارہا ہے۔ یہ بہت ہی اہم issue ہے اس لئے اس کو اس طرح آرام سے نہ جانے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!میں پہلے بھی جواب دے چکا ہوں کہ حکومت لاہور شہر میں چار بڑے قبرستان بنانے کا plan کر رہی ہے اور حکومت Graveyard Authority بھی بنانے جارہی ہے جس کے تحت یہ چاروں قبرستان بنیں گے اور یہ authority لاہور میں پہلے سے موجود قبرستانوں کی نگرانی بھی کرے گی۔ جس طرح معزز ممبر نے بتایا کہ قبر کے لئے پیسے لئے جاتے ہیں تو اگر کسی بھی سرکاری قبرستان میں اس طرح کی کوئی شکایت ہے تو ہمارے نوٹس میں لائیں ہم اُس پر کارروائی کریں گے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر!میں قبرستانوں کے سلسلہ میں بڑی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی بات کر رہے ہیں تو ان سکیموں والے تمام public utility sites اور قبرستان کی ساری زمین فروخت کر دیتے ہیں اور ایل ڈی اے والے اُن کو نہیں پوچھتے۔ میں یہاں پر ججز کالونی فیز۔1 کی مثال دے سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!قریشی صاحب نے جو بات کی ہے اس کا بھی نوٹس لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!اگر کہیں پر کوئی ایسا ہوا ہے تو یہ بالکل ہمارے نوٹس میں لے کر آئیں ہم اُن کے خلاف کارروائی کریں گے۔ ایل ڈی اے یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ان سوسائٹیوں کو پاس کرنے کے جو by laws ہیں اُن کے تحت تقریباً تین فیصد زمین قبرستان کے لئے چھوڑی جاتی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!اگر یہ قبرستان بنا کر صرف چاردیواری کر دیں تو لوگ اپنے عزیزوں کی میتوں کو دور لے کر جانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر86ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کروانے کی تفصیلات

*86: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ منتخب بلدیاتی اداروں کا قیام اب پاکستان میں موجود صوبوں کی ذمہ داری ہے؟
(ب) حکومت، پنجاب میں یہ انتخاب کب تک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟
(ج) نیز اس کے لئے کیا نظام وضع کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔
(ب،ج) حکومت پنجاب بلدیاتی انتخابات کے انعقاد پر پورا یقین رکھتی ہے اس کے لئے حکومت پنجاب صوبہ میں نیا بلدیاتی نظام متعارف کروانا چاہتی ہے۔ نئے بلدیاتی قانون کے مسودہ کی بیشتر دفعات پر اتفاق رائے ہو چکا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ نئے بلدیاتی قانون کا مسودہ عنقریب ایوان میں پیش کر دیا جائے گا۔ نئے بلدیاتی نظام کی ایوان سے منظوری کے بعد بلدیاتی انتخابات کے لئے الیکشن کمیشن آف پاکستان سے درخواست کی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے اس سوال کے جواب پر صرف یہی ضمنی سوال کرنا ہے کہ 31۔جولائی 2013 کو اس کا جواب موصول ہوا تھا تو اُس کے بعد بہت ساری developments ہوئی ہیں لیکن ابھی تک اس صوبے کے اندر بلدیاتی انتخابات کا انعقاد ممکن نہیں ہو سکا ہے اور صوبہ بلوچستان میں جہاں علیحدگی کی تحریک اور law and order کی situation بڑی خراب ہے وہاں پر یہ انتخابات ہو گئے ہیں۔ میں حکومت وقت سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بلدیاتی انتخابات کب تک کرائیں گے، کوئی حتمی تاریخ یا کوئی مہینہ بتا دیں کہ ہم فلاں مہینہ میں بلدیاتی انتخابات کرا دیں گے؟
جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر!بلدیاتی الیکشن کرانا الیکشن کمیشن کا کام ہے تو الیکشن کمیشن نے ہی schedule announce کرنا ہے۔اس سے پہلے جب الیکشن کمیشن نے بلدیاتی انتخابات کا schedule announce کیا تھا تو حکومت پنجاب نے اُس کی مکمل تیاری کی اور 30۔جنوری کو الیکشن ہونے تھے لیکن لاہور ہائی کورٹ کے فیصلہ کے بعد الیکشن postpone ہو گئے جس فیصلہ کے خلاف الیکشن کمیشن نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی ہوئی ہے۔سپریم کورٹ کا جو بھی فیصلہ ہو گا یا الیکشن کمیشن جو بھی schedule announce کرے گا ہم اُس کے مطابق الیکشن کرانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!معزز پارلیمانی سیکرٹری نے کہا کہ حکومت پنجاب بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے لئے پوری طرح تیار تھی لیکن عدالت کے فیصلے کے بعد الیکشن postpone ہو گئے۔ عدالتوں نے 2013 کے ایکٹ کی (10) and (8) ,(7) Clauses جو fundamental rights کے ساتھ متصادم declare کیا ہے تو میرا یہ سوال ہے کہ اُس پر آپ کب قانون سازی کریں گے ؟

جناب سپیکر: Matter is sub-judice. Question No.: جی،ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!سوال نمبر 87 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور:بلوچ کالونی کے رہائشیوں کو بجلی کنکشن کے حصول کے لئے این او سی جاری کرنے کی تفصیلات

*87:**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں ٹی ایم اے سٹی کی حدود میں ڈی سی او آفس کے سامنے بلوچ کالونی واقع ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں اب پلاٹ خرید کرنے والوں نے مکانات تعمیر کر لئے ہیں لیکن ٹی ایم اے سٹی واپڈا سے بجلی کے کنکشن کے حصول کے لئے این او سی نہیں جاری کر رہا، جس کی وجہ سے یہ مکین سخت اذیت میں ہیں؟

(ج) ٹی ایم اے بہاولپور بجلی کے کنکشن کے حصول کے لئے کب تک این او سی جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) مذکورہ کالونی میں جن لوگوں نے مکانات تعمیر کئے ہیں کیا ٹی ایم اے سٹی نے باضابطہ نقشے پاس کئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے کہ ڈی سی او آفس کے سامنے بلوچ کالونی واقع ہے جو ایک قدیمی کالونی ہے۔

(ب) یہ ایک پرائیویٹ کالونی ہے۔ مالکان کالونی سے عوام کا پلاٹوں کی خرید وفروخت کا تعلق ان کا ذاتی معاملہ ہے۔ ٹی ایم اے سٹی بجلی کے کنکشن کے لئے NOC براہ راست جاری نہیں کر سکتی۔

(ج) بلوچ کالونی ایک قدیمی کالونی ہے۔ ٹی ایم اے سٹی کی منظور شدہ / غیر منظور شدہ کی فہرست میں اس کالونی کا نام درج نہ ہے۔

(د) ٹی ایم اے سٹی اس کالونی کے نقشہ جات باضابطہ پاس کر رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں محکمہ کے جواب سے agree نہیں کرتا کیونکہ یہ میرا حلقہ ہے اور وہاں پر لوگ مجھے approach کرتے رہتے ہیں انہوں نے جو کہا ہے کہ ٹی ایم اے سٹی کالونی کے نقشہ جات باضابطہ پاس کر رہی ہے۔ یہ جواب جو محکمہ کی طرف سے آیا ہے یہ درست نہیں ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ محکمہ نے اس کالونی کا آخری نقشہ کب پاس کیا ہے؟ کیونکہ وہاں واپڈا بجلی کے لئے کنکشن دینے سے انکاری ہے کہ جب تک ٹی ایم اے انہیں NOC نہیں دے گی ہم یہاں بجلی نہیں دیں گے۔ یہ عملی پوزیشن ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو پوچھا ہے یہ بالکل متعلقہ نہ ہے کیونکہ واپڈا قدیم آبادیوں میں بجلی کے لئے این او سی نہیں مانگتا بلکہ جہاں قدیم آبادیوں کے ساتھ جو چھوٹی چھوٹی نئی آبادیاں بننا شروع ہو جاتی ہیں تو واپڈا وہاں پر این او سی مانگتا ہے کہ یہ آبادی کسی ٹی ایم او، کسی سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یا ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے approve ہے یا نہیں؟ وہ کالونی کے لئے NOC مانگتے ہیں اور کالونی کے مالکان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ جو ڈویلپمنٹ چارجز لوگوں سے لیتے ہیں اس کے عوض وہاں پر وہ بجلی فراہم کریں اس لئے

ٹی ایم اے قدیم آبادی سے این او سی نہیں مانگتا اور یہ آبادی بہت پرانی ہے اور لوگوں کے پرانے گھر بنے ہوئے ہیں انہوں نے اس وقت نقشے پاس نہیں کرائے تھے۔ اگر اب کوئی نیا گھر بناتا ہے اور وہ ٹی ایم اے میں نقشہ submit کرے گا تو ٹی ایم اے اسے ضرور پاس بھی کرے گا اور واپڈا کے کنکشن کے لئے این او سی بھی دے دے گا۔

جناب سپیکر: اگر کوئی نیا گھر بنائے گا تو پھر اسے کنکشن کے لئے NOC apply کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ direction چاہتا ہوں کیونکہ میری اس سلسلہ میں براہ راست معلومات ہیں کہ لوگ مشکل کا شکار ہیں۔ میں اس حوالے سے پوری details ثبوت کے ساتھ لے کر آؤں گا، آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہہ دیں کہ میں ان کے سامنے یہ ساری چیزیں پیش کروں گا تو محکمہ میرے ساتھ بیٹھ جائے اور اس معاملہ کو sort out کرے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کا حل کریں، عوام کی تکلیف دور ہونی چاہئے۔ آپ joint meeting کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم بالکل ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ مسئلہ حل کروا دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے اس کے ساتھ یہ بات بھی عرض کرنی ہے اگر آپ اجازت دیں گے تو میں مختصراً یہ بات عرض کروں گا کہ حکومت علماء کا ایک بورڈ بٹھائے جو اس بات پر اجتماعی discussion کے بعد کوئی direction دے دے کہ قبرستان کا issue اس وجہ سے بہت grave ہو جاتا ہے کہ پکی قبریں بن جاتی ہیں۔ آپ پکی قبروں کے حوالے سے سعودی عرب کو دیکھیں تو وہاں پکی قبریں نہیں ہوتیں۔ اگر ہم اس پر کچھ کر لیں تو اس کے نتائج کافی بہتر ہوں گے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس بحث میں نہ پڑیں تو بہتر ہے۔ مہربانی بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے، ان کی درخواست آئی ہے کہ اس سوال کو pending کیا جائے تو یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

MR SPEAKER: No, not at this stage. It’s not a point of order.

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! منسٹر صاحبان ایوان میں کیوں نہیں آرہے؟
MR SPEAKER: Parliamentary Secretary is sitting here.
سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! بے شک ہیں لیکن ان کی موجودگی لازم ہے۔
جناب سپیکر: They may come. یہ کوئی ضروری نہیں ہے اور پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتے ہیں۔
سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! وہ بے شک جواب دیں لیکن ایوان کے معاملات میں منسٹر صاحبان کی دلچسپی ضروری ہے۔
جناب سپیکر: جی، ابھی آ جائیں گے۔ Don't worry اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وزراء میں سے کوئی وزیر بھی موجود نہیں ہے۔ ہم اپوزیشن کے تمام ممبران اس پر دو منٹ کے لئے ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف دو منٹ کا ٹوکن واک آؤٹ
کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: اپوزیشن نے دو منٹ کا ٹوکن واک آؤٹ کیا ہے۔ ملک صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات کرنا چاہتے تھے وہ کر لیں۔
ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقہ میں اور خاص طور پر میرے حلقہ پی پی۔201 میں فیصل آباد موٹروے جو ملتان کے لئے بن رہا ہے وہاں پر تمام infrastructure تباہ ہو گیا ہے۔ وہاں ٹرک اور ٹرالیوں نے پختہ سڑکوں، سولنگ اور حتیٰ کہ کچی سڑکوں کو بھی تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اس سے نہروں کے پل اور سڑکوں کے پل بھی ختم ہو گئے ہیں۔ مہربانی کر کے کوئی کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس ٹھیکیدار کو پابند کیا جائے کہ وہ ان کی مرمت کرائے کیونکہ اس کے بعد اگر ہمیں یہ مرمت اپنے فنڈز سے کرانی پڑی تو پھر پچاس سال تک ان سڑکوں کی مرمت نہیں ہو سکے گی۔ یہ صرف میرے حلقہ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پورے جنوبی پنجاب کا مسئلہ ہے۔ اس پر ضرور توجہ دیں کیونکہ یہ estimates میں بھی شامل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب!اس پر کوئی تحریک التوائے کار لائیں جس پر ہم کوئی کارروائی بھی شروع کریں۔

ملک مظہر عباس راں:جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب!اندر آ جائیں دو منٹ ہو گئے ہیں۔ میری left side والے دوست اندر تشریف لے آئیں دو منٹ ہو گئے ہیں۔اب میں کارروائی شروع کرنے لگا ہوں۔اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں آ گئے)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!On his behalf سوال نمبر 262ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب اعجاز خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: چک نمبر69ر۔ب کا سولنگ اور پلیوں کی تعمیر کی تفصیلات

*262:جناب اعجاز خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر69ر۔ب یو سی۔25 تحصیل جڑانوالہ فیصل آباد کا سولنگ اور پلیاں2008سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس گاؤں میں سولنگ اور پلیوں کی ڈویلپمنٹ کا کام کروانا چاہتی ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے چک نمبر69ر۔ب گھسیٹ پورہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی آبادی کثیر ہے نکاسی آب کا نظام بہت خراب ہے، نالیاں، نالہ اور پلیوں کی تعمیر بھی ضروری ہے جس کا تخمینہ لاگت مبلغ2کروڑ روپے ہے۔

(ب) اگلے مالی سال15۔2014 میں فنڈز مختص کر کے گندے پانی کے نکاس اور نالیوں و پلیوں کی تعمیر کی جائے گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال بڑا limited ہے اور میں صرف ان سے assurance چاہتا ہوں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ان problems کے حل کے لئے فنڈز 15-2014 کے بجٹ میں دے دیں گے۔ میں یہ assurance چاہتا ہوں کہ یہ فنڈز کب تک دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو یہ جواب تو نہیں دیا کہ ہم نہیں دیتے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ بڑی loosely term ہے جو اس ایوان میں استعمال کی جاتی ہے کہ یہ کر دیا جائے گا۔ میں نے ایک نئی چیز۔۔۔

جناب سپیکر: اس ایوان میں، میں اور آپ ہی پڑھے لکھے نہیں ہیں بلکہ اور لوگ بھی پڑھے لکھے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ جب تک کوئی نہ کوئی dead line نہیں دی جائے گی اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہوں گے۔ میں exact date کی بات نہیں کہہ رہا، یہ کسی مہینے کی date دے دیں یا اس quarter تک ہو جائے گا بتا دیں۔ میں سال چھ مہینے کا نہیں quarter کا کہتا ہوں کہ کس quarter میں ہو جائے گا۔ یہ یہی بتا دیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ یہ بتائیں کہ یہ شروع کہاں سے کریں، وہ کون سی جگہ ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جو سوال میں ہے۔

جناب سپیکر: آپ سوال کو بھی پڑھیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے پڑھا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو نالیاں بنانی ہیں اور جو چیزیں بنانی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس کے لئے فنڈز بجٹ میں مختص کر دیں گے لیکن بات یہ ہے کہ یہ کب کریں گے اور یہ کب تک ختم ہو جائے گا۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ assurance دی جائے کہ یہ کب تک ختم ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: انہوں نے تو اپنے دور میں ہی کرنا ہے بعد میں تو نہیں کر سکتے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ تو پھر پانچ سال بعد بھی پھر یہی کہیں گے۔

جناب سپیکر: وہ جلد کریں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ کسی قسم کی assurance تو دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!اس کا تخمینہ لاگت 2کروڑ روپے ہے۔ اس کو ہم نے15-2014کے بجٹ میں رکھا ہے۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم صد فیصد اس پر وعدہ نہیں کر سکتے کہ فیصل آباد ضلع کو جب ڈویلپمنٹ کا بجٹ جاری ہوتا ہے تو ضلع کے حساب سے مسائل کو priority لگا کر حل کیا جاتا ہے۔یہاں پر بھی priority لگا دی جائے گی جو زیادہ اہم ہوں گی ان کو کر دیا جائے گا اور باقی اگلے مالی سال میں کر دی جائیں گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!یہ گورنمنٹ کی ایک bullet proof گاڑی کی amount ہے۔اگر وہ دے دی جائے تو لوگوں کی زندگیاں آسان ہو جائیں گی۔صرف ایک bullet proof گاڑی جس کی قیمت بھی اس سے زیادہ ہوتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب!وہ گاڑی تو آپ نے بھی خریدی ہو گی اور آپ کو پتا ہی ہو گا کہ وہ کتنے پیسوں میں خریدی ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!میں نے نہیں خریدی ہے۔صرف اتنی amount ہے تو میرے خیال میں لوگوں کے لئے یہ کر دیا جائے تو بہت اچھا ہو جائے گا۔بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی،اگلا سوال جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب جاوید اختر صاحب کا ہی ہے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں ہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال انہی کا ہے۔۔۔تشریف نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جائے۔ اگلا سوال جناب ابو حفص محمد غیاث الدین صاحب کا ہے۔کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 371 ہے اس کا جواب پڑھ دیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس کا جواب پڑھ دیں۔ غیاث الدین صاحب!جواب پڑھنا ضروری نہیں ہے سپیکر ویسے بھی ان کو کہہ سکتا ہے کہ ٹھیک ہے ویسے آپ کی مرضی ہے۔بہتر یہ ہے کہ آپ ضمنی سوال کریں کیونکہ آپ کا سوال لمبا ہے اس میں وقت بہت زیادہ لگے گا۔

نارووال: شکر گڑھ کی سڑکوں کی تعمیر ومرمت کی تفصیلات

*371: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سڑک شکر گڑھ تا سکھو چک براستہ بھائی افغاناں کھنہ شاہ پور بھنگو وغیرہ سڑک شکر گڑھ تا گمٹالہ براستہ خانیوال بیروالی مانکا وغیرہ سڑک شکر گڑھ تا لیسر کلاں براستہ سہاوڑہ وغیرہ تینوں جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تینوں سڑکیں فارم ٹو مارکیٹ کا درجہ رکھتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہر سال ان سڑکوں کے لئے مرمت اور درستی کی مد میں کثیر رقم ہڑپ کر جاتا ہے جبکہ موقع پر کوئی کام نہیں کرتا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان تینوں سڑکوں کے بنانے، چوڑا کرنے اور ذمہ دار افراد کی انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یہ تینوں سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ان سڑکوں کی مرمت نہیں کی جا سکی لیکن اب وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر ان سڑکوں کے تخمینہ جات بنائے جا رہے ہیں۔ فنڈز دستیاب ہونے پر ان سڑکات کی بحالی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ یہ تینوں سڑکیں فارم ٹو مارکیٹ (farm to market) کا درجہ رکھتی ہیں اور ان کی مرمت سے اہل علاقہ بالخصوص کسانوں کو بہت فائدہ ہو گا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ان سکیموں کی مرمت پچھلے کئی سالوں سے نہ کی گئی ہے۔

(د) سڑکوں کی سالانہ مرمت غیر ترقیاتی بجٹ کا حصہ ہوتی ہے۔ ضلعی حکومت نارووال پچھلے چار سالوں سے غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں مبلغ 429.184 ملین روپے خسارے کا شکار ہے۔ وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد مبلغ 12.500 ملین روپے 12-2011 میں جاری کئے گئے جن سے تنخواہیں اور دوسرے اخراجات بمشکل پورے ہو سکے۔ وسائل کی کمی کی وجہ سے ضلعی حکومت ان سڑکوں کی مرمت کے لئے فنڈز مہیا نہیں کر سکی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی

ہدایت پر ان سڑکوں کی بحالی کے لئے تخمینہ لگایا جارہا ہے۔ فنڈز دستیاب ہونے پر ان سڑکوں کی بحالی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ چونکہ کوئی رقم ہڑپ نہ کی گئی ہے لہذاانکوائری کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) کا جواب یہ موصول ہوا ہے کہ فنڈز دستیاب ہونے پر ان سڑکوں کی بحالی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ میں نے یہاں پر نشاندہی بھی کی ہے کہ یہ سڑکیں farm to market کا درجہ رکھتی ہیں اور زمیندار سڑکیں نہ ہونے کی وجہ سے آڑھتیوں کے ظلم کا شکار ہوتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ فنڈز کب تک دستیاب ہو جائیں گے؟ یہ سڑکیں بنادی جائیں کیونکہ یہ بہت اہم سڑکیں ہیں۔

جناب سپیکر: غیاث الدین صاحب! یہ خانیوال NHA میں ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! یہ خانووال ہے خانیوال نہیں ہے اور یہ شکر گڑھ میں ہے۔

جناب سپیکر: غیاث الدین صاحب! میں نے خانیوال پڑھا ہے۔ میں نے کہا کہ شکر گڑھ سے خانیوال کہاں پہنچ گئے ہیں؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! یہ خانووال ہے خانیوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: غیاث الدین صاحب! آپ کے پاس کیا لکھا ہوا ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! خانووال میں "ی" جو ہے وہ زائد ڈال دی گئی ہے اور یہ خانوووال ہے۔

جناب سپیکر: غیاث الدین صاحب! آپ نے لکھا ہی ایسے ہو گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہیں بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر نے جن سڑکوں کی نشاندہی کی ہے میرا پھر وہی جواب ہے کہ ان میں سے جو priority پر ہو گی ہماری کوشش ہو گی کہ اس کو 2014-15 کے بجٹ میں رکھ کر بنادیا جائے کیونکہ اس سال کا جو ڈویلپمنٹ بجٹ ہے اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی۔ اس financial year میں

سڑکیں نہیں بن سکتیں اور اگلے بجٹ میں جو سڑک priority پر ہو گی جس کی یہ نشاندہی کریں گے تو کوشش ہو گی کہ انشاء اللہ اس کو بنا دیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ تو پھر 2015-16 میں ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! نہیں۔ یہ 2014-15 میں ہوں گی۔

جناب سپیکر: غیاث الدین صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ جب دوسرا اجلاس ہو گا تو فنڈز دے دیئے جائیں گے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سڑکیں ٹوٹ چکی ہیں ان سڑکوں کے دونوں اطراف بہت زیادہ آبادی ہے اور کسی کے بیمار ہونے کی صورت میں شکر گڑھ ہسپتال لانے کے لئے مریضوں کو بہت زیادہ تکلیف اٹھانا پڑتی ہے میں اپنے فاضل دوست سے یہ عرض کروں گا کہ یہ ذرا ٹائم دے دیں کہ کتنی دیر تک یہ سڑکیں تعمیر کر دی جائیں گی کیونکہ ان کی حالت بہت مخدوش ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر کو گزارش کر دوں کہ میں نے اگلے اجلاس کی بات نہیں کی بلکہ میں نے financial year کی بات کی تھی کہ 2014-15 میں جو سڑکیں priority پر ہوں گی ان کو تعمیر کروا دیں گے۔ اگر کسی جگہ پر مرمت کا کام ضروری ہوا تو ان کی نشاندہی پر کوشش کریں گے کہ اس جگہ کی مرمت کروا دی جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ویسے پیچ ورک تو ضرور ہو جانا چاہئے۔ باقی جہاں لمبی چوڑی بات ہو اس میں آپ طریق کار کے مطابق چلیں لیکن ان چیزوں کا ذرا خیال کریں اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو بھی اس حوالے سے سمجھائیں۔

جناب مہدی عباس خان: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کہیں آپ پارلیمانی سیکرٹری تو نہیں ہیں؟

جناب مہدی عباس خان: جناب سپیکر! آپ بے شک سیکرٹری سمجھ لیں۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب مہدی عباس خان: جناب سپیکر! میں مولانا صاحب کی بات میں ایک اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ خالی نارووال کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب کی سڑکیں بد حالی اور ٹوٹ پُھوٹ کا شکار ہیں۔ براہ مہربانی نئی سڑکیں بنانے کی بجائے کوئی چار پانچ سال بعد ان ٹوٹی پُھوٹی سڑکوں جن پر پیدل چلنا بھی مشکل ہے ان کی بحالی کا کام کیا جائے۔ مہربانی کر کے بجائے نئی سڑکیں بنانے کے اس کام کے لئے آئندہ بجٹ میں رقم رکھ دی جائے۔ یہ میری request ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آپ کی تجویز سن لی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بھی ایک request ہے۔

جناب سپیکر: حضور! گوہر افشانی فرمائیں۔

سردار شہاب الدین خان: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی بات کو second کرتے ہوئے کہوں گا کہ یہ مسئلہ صرف کسی ضلع کا نہیں ہے بلکہ آپ خصوصاً جنوبی پنجاب میں چلے جائیں تو وہاں جو سڑکیں عرصہ چھ سال سے جیسی تھیں ویسی ہی ہیں۔ پانچ سال کی پچھلی گورنمنٹ بھی PML(N) کی تھی اور اب بھی ماشاء اللہ PML(N) کی ہے۔ وہاں پر سڑکوں کا کوئی حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جب آپ کی گورنمنٹ وفاق میں تھی تو کسی نے آپ کو روکا تھا کہ اُدھر کوئی ڈویلپمنٹ نہ کروائیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وفاق میں تھی لیکن یہ provincial matter ہے کہ ٹوٹی ہوئی سڑکوں کو بحال کریں۔

جناب سپیکر: آپ کو کوئی روکتا نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ request کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: بے شک موٹروے بنا دیتے، ہمیں کیا اعتراض تھا؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس میں اعتراض کی بات نہیں ہے۔ میں ڈاکٹر مراد راس صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گا کہ یہ ٹائم فریم تو دیا کریں کہ کب تک یا کس بجٹ میں ان سڑکوں کو مرمت کرنے کے لئے فنڈز رکھیں گے کیونکہ چھ سال سے سڑکوں کا کوئی حال نہیں ہے اور یہاں ایسے ہی بات کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: مصا لحے وغیرہ نہ لگائیں بلکہ آرام سے بات کریں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ تحریری طور پر ہمیں سڑکیں لکھ کر دے دیں، ہم ان کو check کروا لیتے ہیں۔ یہ اپنی تجاویز ہمیں لکھ کر دے دیں۔

جناب سپیکر: وہ بھی پڑھے لکھے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو لکھ کر دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ لکھ کر دے دیں تو وہ action کریں گے جہاں ضرورت ہو گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرے پاس یہ تحریری والی بات کا جواب ہے۔

جناب سپیکر: کیا کہہ رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا کہ یہ تحریری طور پر لکھ کر دے دیں۔ میں نے اپنے آفیشل لیٹر پیڈ پر تاریخ ڈال کر ڈی سی او قصور کو تین مہینے پہلے تمام چیزیں لکھ کر یہی کہا کہ میں شاید اپوزیشن میں ہوں اس وجہ سے شاید یہ کام نہ ہوں لیکن آپ repairing and maintenance میں میرے حلقے کی سڑکوں کا سروے کرا لیں جس میں land farm بھی آتی ہے، وہاں sugar cess کے بھی فنڈز ہیں۔

جناب سپیکر: یہاں ڈی سی او کی بات نہیں ہو رہی بلکہ اس ایوان کی بات ہو رہی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں تشریف فرما ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ محکمے تک یہ چیز پہنچ جائے۔ ہمارا کام تحریری پہنچانا ہے لیکن محکمے کا بھی تو کوئی کام ہونا چاہئے کہ وہ اپنے طور پر بھی کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کی بات بھی ضرور سنیں جو انہوں نے بتائی ہے اور اس کا notice بھی لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ذرا بات مکمل کر لوں۔ انہوں نے فرمایا کہ تحریری طور پر بھجوا دیں۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ ان کے آفس میں میرے لیٹر پیڈ پر sign کے ساتھ تین مہینے سے ایک چیز پڑی ہوئی ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ اس طرح زیادتی نہ کریں کیونکہ یہ

سارے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ اگر دیہاتوں کی سڑکوں پر pot holes کو ختم کر دیا جائے گا تو حکومت کا ہی فائدہ ہے۔ ایک سڑک ٹوٹنے سے بچ جائے گی تو بعد میں ہم یہاں پر یہ بات نہیں کریں گے کہ سڑکوں کا یہ حال ہے۔ آپ سارے سوال دیکھ لیں تو پورے پنجاب کے ہر سوال میں یہی مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: مؤکل صاحب! Let's come to Question No. 371 اور اس میں آپ ضمنی سوال کریں۔ اگلا سوال فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرا سوال نمبر 397 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس بات پر آپ کا شکریہ کیونکہ اس میں ٹائم بہت لگنا تھا۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: بس سٹینڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*397: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخوپورہ میں کتنے بس / ویگن سٹینڈز ہیں اور یہ کس جگہ پر واقع ہیں؟

(ب) ان سٹینڈز سے 12-2011 سے آج تک حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی ہے؟

(ج) ان سٹینڈز کی دیکھ بھال پر حکومت نے 12-2011 سے آج تک کتنی رقم خرچ کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں چھ "ڈی" کلاس / کمپنی / پرائیویٹ سٹینڈز موجود ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سلیمان ٹریول، بتی چوک شیخوپورہ
2۔ ورک ٹریول، گوجرانوالہ روڈ شیخوپورہ
3۔ میاں ٹریول، عزیز بھٹی روڈ شیخوپورہ
4۔ الحق ٹریول، فاروق آباد
5۔ بخاری ٹریول، فاروق آباد
6۔ سادات ٹریول، اجنیانوالہ

حال ہی میں دو "سی" کلاس میونسپل سٹینڈز شیخوپورہ کی تحصیل مرید کے اور صفدر آباد میں منظور کئے گئے ہیں۔ جس کی انتظامیہ متعلقہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ہے۔

(ب) چونکہ سال 12۔2011 میں صرف "ڈی" کلاس سٹینڈز ضلع شیخوپورہ میں موجود تھے لہذا گورنمنٹ ریونیو کا ذریعہ آمدن صرف لائسنس کی تجدید تھا۔ ڈی کلاس سٹینڈ کی تجدید کی فیس موٹر وہیکلز رولز1962 کے رول نمبر 2-A/253 کے مطابق کی جاتی ہے۔ DRTA کی میٹنگ مورخہ 09۔04۔20 ڈی کلاس سٹینڈز کی تجدید کی مد میں تین سال کے دوران کل ریونیو مبلغ -/186000 روپے جمع ہوا۔ اس کے بعد 14۔02۔28 تجدید اور نئے سٹینڈز کی کل رقم ریونیو مبلغ -/1,34,000 روپے جمع ہوا۔ لائسنس کی تجدید تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد کی جاتی ہے۔

(ج) سال 12۔2011 میں کوئی میونسپل بس یا ویگن سٹینڈ نہ تھا لہذا ان کی دیکھ بھال پر حکومت کی کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں جز (الف) پر صرف اتنا پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے اس میں تقریباً چھ اڈوں کا بتایا ہے جہاں پر بس یا وین سٹینڈز ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان کا کوئی criteria ہے جو approve کرتے ہیں، ان کا کیا قانون ہے جس کے تحت یہ approve کرتے ہیں۔ ابھی ایسے بھی سٹینڈز ہیں جن کی وجہ سے roads بند رہتے ہیں جیسے سلمان ٹریول یا ورک ٹریول کی مثال ہے۔ ان کا کوئی حل ہے کہ ان کو move کر کے تھوڑا سا دُور کیا جائے تاکہ ان کی وجہ سے جو ٹریفک جام ہوتی ہے وہ نہ ہو۔

جناب سپیکر: میرے پیارے بھائی! یقیناً ان چیزوں کا ان کو پتا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! یہ مجھے تھوڑا بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتاتا چلوں کہ بس سٹینڈز کو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نہیں بلکہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ منظور کرتا ہے۔ صرف ایک معمولی سی لائسنس فیس ہوتی ہے جو ہر دو یا تین سال بعد ہم وصول کرتے ہیں۔ اس کے جتنے بھی rules چاہے وہ approval کے حساب سے ہیں یا دوسرے ہیں وہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے ہی متعلقہ ہیں لہذا معزز ممبر اس حوالے سے اپنا سوال ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے کریں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں ایک اور چیز پوچھنا چاہوں گا۔ اسی سوال کے جز (ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ "لائسنس کی تجدید تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد کی جاتی ہے۔" وہ قانونی تقاضے کیا ہیں ذرا ان کے بارے میں بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس حوالے سے لائسنس کی تجدید کے ساتھ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی ہماری متعلقہ ایڈمنسٹریشن ان پرائیویٹ سٹینڈز کی building plans کو approve کرتی ہے یا ان کا main road سے جو set back ہوتا ہے ان کو approve کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی بلڈنگ یا سٹینڈز کا ڈیزائن ہوتا ہے ہم صرف اس کی حد تک approve کرتے ہیں۔ باقی تقاضوں کے متعلق میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ وہاں پر کتنی بسیں ہوں گی، ٹائم کیا ہو گا اور کیا rules ہوں گے وہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں نہیں آتے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گا کہ ایسے بھی بس یا وین سٹینڈز چل رہے ہیں جن کے پاس کوئی لائسنس نہیں ہے۔ مجھے اپنے شہر کا کافی حد تک علم ہے کہ وہاں پر کون کون سے routes چل رہے ہیں۔ میں ان کے بارے میں پوچھنا چاہوں گا کہ وہ ان کے یا ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت آتے ہیں تاکہ جو غیر قانونی سٹینڈز چل رہے ہیں ان کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ ہی routes کے حوالے سے permit جاری کرتا ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یا لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ یہ permit جاری نہیں کرتا بلکہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ جاری کرتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب آف ڈنگہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی ان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ situation اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ ایم پی اے صاحبان کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کل ان کا سوال آئے گا۔اگر ایک دن پہلے سوالات دے دیا کریں تو ہم ایک دوسرے کو اطلاع کر سکتے ہیں کہ آپ کا سوال آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی،ہم قاعدے قانون کے تحت چلتے ہیں اور بغیر قاعدے قانون کے نہیں چل سکتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!آپ کے پاس اختیارات ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں،ایسے نہیں ٹھیک۔ He should come here and he should be attentive to his question. اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر593 ہے۔

جناب سپیکر: نہیں،آپ دُور چلے گئے ہیں۔ذرا نزدیک آئیں۔یہ آپ کا پہلا سوال ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر456 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بلدیاتی انتخابات نہ کروانے کی تفصیلات

*456: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں آخری بلدیاتی الیکشن 2007 میں ہوئے جن کی میعاد 2011 میں ختم ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں 2011 میں ایک ہی پارٹی کی حکومت تھی مگر پھر بھی بلدیاتی الیکشن نہ کرائے گئے بلکہ عوامی نمائندوں پر عدم اعتماد کرتے ہوئے،بلدیاتی قانون میں

ترمیم کے ذریعے ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے گئے اور ہر چھ ماہ بعد ترمیم کے ذریعے مدت میں توسیع کی جاتی رہی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت، پنجاب میں بلدیاتی الیکشن نہ کروانے کی ٹھوس وجوہات سے ایوان کو آگاہ کرنے کو تیار رہے، اگر نہیں تو کیوں نیز اس وقت صوبہ کے تمام ضلعی اور تحصیل ناظموں پر کرپشن کی وجہ سے عدم اعتماد کیا گیا تھا تو کیا حکومت متعلقہ اداروں کی آڈٹ رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست نہ ہے۔ صوبہ پنجاب میں آخری بلدیاتی الیکشن 2005 میں منعقد ہوئے تھے جن کی میعاد 2010 میں ختم ہوئی تھی۔

(ب) پنجاب حکومت صوبہ میں نیا بلدیاتی قانون متعارف کروانا چاہتی تھی۔ جس کے لئے نئے بلدیاتی قانون کا مسودہ تیار کر کے سابقہ صوبائی اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا۔ صوبائی اسمبلی کی مدت میعاد ختم ہونے پر بلدیاتی قانون کا یہ بل غیر مؤثر ہو گیا۔ جس کی وجہ سے بلدیاتی انتخابات کا انعقاد بروقت نہ ہو سکا۔ اب دوبارہ بلدیاتی قانون کا مسودہ نئی اسمبلی میں پیش کر دیا گیا ہے۔ منتخب مقامی حکومتوں کے نمائندوں پر عدم اعتماد نہ کیا گیا تھا بلکہ ان کے آفس کی مدت میعاد ختم ہونے پر بلدیاتی اداروں میں ایڈمنسٹریٹرز کا تقرر بعد از ضروری ترامیم لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت کیا گیا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب بلدیاتی انتخابات کے انعقاد پر پورا یقین رکھتی ہے۔ اس کے لئے حکومت پنجاب صوبہ میں نیا بلدیاتی نظام متعارف کروانا چاہتی ہے۔ نئے بلدیاتی قانون کا مسودہ ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔ ایوان سے اس مسودے کی منظوری کے بعد نیا بلدیاتی قانون نافذ کر دیا جائے گا۔ بعد ازاں نئے بلدیاتی انتخابات کے لئے الیکشن کمیشن آف پاکستان سے درخواست کی جائے گی۔ مقامی حکومتوں کی آڈٹ رپورٹس ایوان میں پیش نہ ہوتی ہیں بلکہ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کی دفعہ A-179 کے تحت متعلقہ ایڈہاک اکاؤنٹس کمیٹی کے روبرو پیش ہوتی ہیں۔ جس میں آڈٹ اعتراضات پر بمطابق قانون کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ سوال جو پوچھا گیا تھا اس کے جواب کے حوالے سے میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ request کروں گا کہ جو یہ سوال کیا گیا تھا اس کا یہی جواب سمجھا جائے یا یہ اس کو update کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جب سوال کیا گیا تھا تو اس وقت لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 اسمبلی میں پاس نہ ہوا تھا۔ چونکہ اسمبلیوں کی مدت ختم ہو رہی تھی تو پچھلے tenure میں ہم نے جو بل پیش کیا تھا اس وقت اسمبلی کی مدت ختم ہو گئی تھی جس کی وجہ سے وہ غیر مؤثر ہو گیا۔ 2013 کا لوکل گورنمنٹ ایکٹ approve ہو چکا ہے جس کے مطابق 23-8-2013 کو اس کا notification بھی ہو چکا ہے جو نافذ العمل ہے۔ اس ایکٹ کے مطابق الیکشن کمیشن نے جب شیڈول کا اعلان کیا تو حکومت نے الیکشن کی تیاری بھی کی لیکن لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد الیکشن کو ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ ہائی کورٹ نے لوکل گورنمنٹ کے ایکٹ کی دفعات 8,9 اور 10 کو آئین سے متصادم قرار دیا۔ حکومت اس کے خلاف اپیل میں نہیں کی گئی جبکہ الیکشن کمیشن سپریم کورٹ میں گیا ہے۔ سپریم کورٹ جو بھی فیصلہ کرے گی اور الیکشن کمیشن جو شیڈول جاری کرے گا ہم اس پر الیکشن کروانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: .The matter is subjudice اگلا سوال جناب عارف محمود عباسی صاحب کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 553 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: پانچ سال سے زائد ایک جگہ پر تعینات آفیسر کی ٹرانسفر کا معاملہ

*553: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں موجودہ ای ڈی او (میونسپل سروسز) کب سے تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کی تعیناتی پانچ سال سے زیادہ ہو چکی ہے؟

(ج) کیا مندرجہ بالا ای ڈی او کا عرصہ تعیناتی حکومتی پالیسی اور قواعد و ضوابط کے مطابق ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت ان کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) اس ضمن میں گزارش ہے کہ موجودہ ای ڈی او(میونسپل سروسز)راجہ اظہر الدین کی تعیناتی مورخہ 13۔04۔25 کو عمل میں آئی(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) درست نہ ہے کیونکہ مذکورہ تعیناتی کو صرف تین ماہ دس دن ہوئے ہیں۔

(ج) موجودہ ای ڈی او(میونسپل سروسز)کی تعیناتی قواعد وضوابط / رولز آف بزنس کے مطابق عمل میں لائی گئی ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر:اگلا سوال چودھری شہباز احمد صاحب کا ہے۔

چودھری شہباز احمد:جناب سپیکر!سوال نمبر 560 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:جی ٹی روڈ سے گھوڑے شاہ کی کشادگی و دیگر تفصیلات

*560:چودھری شہباز احمد:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سوامی نگر لاہور میں جی ٹی روڈ سے گھوڑے شاہ روڈ پر تقریباً دواڑھائی سو گز کی سڑک 10 فٹ یا اس سے بھی کم چوڑی ہے جس کی وجہ سے وہاں پر ہر وقت ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کے اس تنگ حصے کی کشادگی کے لئے منظوری ہو چکی ہے اور رہائشیوں کو رقوم کی ادائیگی اور سڑک بنانے کے لئے فنڈز بھی جاری کئے گئے تھے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس سڑک کی کشادگی کے سلسلہ میں رہائشیوں کو ادائیگیاں کب تک شروع ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس سڑک کے بنانے کا کام کب تک مکمل ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) متاثرہ رہائشیوں کی جگہ اور سٹرکچر کی قیمت مبلغ -/1,24,65,396روپے اور -/22,32,438روپے بذریعہ چیک نمبر1212953 بتاریخ2012-03-06اور چیک نمبر1973826 بتاریخ2013-01-23لینڈایکوزیشن کلکٹر کوکردی گئی ہے۔متعلقہ رہائشی وہاں سے اپنا چیک وصول کر سکتے ہیں۔ سڑک کی تعمیر کا کام سٹرکچر گرانے اور ملبہ صاف کرنے کے بعد تین ہفتوں میں مکمل کر دیا جائے گا۔

چودھری شہباز احمد: جی،جناب سپیکر!میں چاہوں گا کہ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بات کی یقین دہانی کروادیں کہ اس کی رقم آچکی ہے تو یہ وہاں کے رہائشی لوگوں کو کب تک چیک دیں گے اوراس سڑک کوکشادہ کب تک کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!اس سڑک کوکشادہ کرنے کے حوالے سے بتاتا چلوں کہ جن لوگوں کی پراپرٹی یابلڈنگز لے رہے تھے۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے صحافی بھائی واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی،وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب اور میاں نصیر احمد صاحب دونوں جاکر معلوم کریں کہ صحافی بھائی واک آؤٹ کیوں کر کے گئے ہیں کیونکہ میرے علم میں کوئی ایسی بات نہیں ہے؟

(اس مرحلہ پروزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور میاں نصیر احمد
صحافیوں سے مذاکرات کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!اسی مارچ کے مہینے میں متاثرین کوچیک دے دیئے جائیں گے۔ شروع میں یہ ہوا کہ کچھ متاثرین نے اعتراض کیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: اس مہینے میں دے دیئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!انشاء اللہ تعالیٰ اسی مارچ کے مہینے میں چیک دے دیئے جائیں گے اور اس کے بعد فوری طور پر کام شروع ہو جائے گا۔

چودھری شہباز احمد: جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: شکریہ،جناب سپیکر!سوال نمبر 593 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:چوبرجی تا یتیم خانہ وملحقہ آبادیوں کے لئے قبرستان بنانے کی تفصیلات

*593: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوبرجی تا یتیم خانہ لاہور تمام ملحقہ آبادیوں کے قبرستانوں میں میت دفنانے کی کوئی گنجائش نہ ہے جس کی وجہ سے متذکرہ بالا آبادیوں کے مکین سخت اضطراب میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان علاقوں کے رہائشیوں کی اس تکلیف کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے بابو صابو انٹر چینج میں ایک بڑا قبرستان بنانے کا پروگرام بنایا تھا،یہ قبرستان کتنے ایکڑ پر محیط تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بابو صابو انٹر چینج میں قبرستان بنانے کے منصوبے کو روک دیا گیا، روکنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام کی اس دیرینہ پریشانی کو ختم کرنے کے لئے بابو صابو انٹر چینج میں جلد از جلد قبرستان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو یہ منصوبہ کب تک مکمل کر لیا جائے گا،تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور کے موجودہ قبرستانوں میں میت دفنانے کی گنجائش تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے ملحقہ آبادیوں کے مکینوں کو میت دفنانے میں متعدد مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ب) درست ہے۔ علاقہ کے رہائشیوں کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب وزیراعلیٰ پنجاب نے مذکورہ بالا سکیم کی سمری منظور کی تھی مذکورہ قبرستان کا رقبہ یو سی۔84 میں 43 کنال اور13 مرلہ جبکہ یو سی۔90 میں32 کنال پر محیط ہو گا۔ مزید سکیم کا PC-I مبلغ -/16,01,30,043 روپے(160.13 ملین)تیار کر کے جناب ڈسٹرکٹ آفیسر (پلاننگ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو بذریعہ چٹھی نمبری 1191/TO(I&S) مورخہ 12۔11۔08 ارسال کیا گیا جو کہ حصول فنڈز و منظوری کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی میں زیر کارروائی ہے۔

(ج) ٹاؤن ہذا کی طرف سے مذکورہ کام کی تعمیر کو روکا نہیں گیا بلکہ ٹاؤن انتظامیہ مذکورہ سکیم کے لئے دستیابی فنڈز کی منتظر ہے جس کے بعد کام شروع ہو سکے گا۔

(د) مذکورہ بالا فنڈز کے حصول اور منظوری ٹینڈرز کے بعد یونین کونسل 84اور 90 میں تعمیر قبرستان کا کام شروع کروایا جائے گا اور تقریباً چھ ماہ کے عرصہ میں منصوبہ کو مکمل کر دیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ب) کے بارے میں ضمنی سوال ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب کو اس کی منظوری کے لئے 2012-11-08 کو سمری ارسال کی گئی اور اب تقریباً 2014 کا مارچ کا مہینہ ہے تو گزارش یہ ہے کہ کب تک اس سمری کی منظوری ہو جائے گی کیونکہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود تا حال منظوری نہیں ہوئی تو یہ کب تک منظور ہو جائے گی؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ لاہور کے رہائشیوں کو پہلے تھانہ کچہری کی problem تھی اور اب میت دفنانے کی بھی آ رہی ہے۔ اب لوگوں کی سفارشیں آتی ہیں کہ اپنے کسی پیارے کی تدفین کرنی ہے تو اس کے لئے جگہ دستیاب نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کافی دیر پہلے اس حوالے سے بات ہو چکی ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کو بتا بھی دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ request کروں گا کہ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ہمیں time limit بتادیں کہ کب تک یہ منظور ہو جائے گی کیونکہ 2012 سے 2014 تک دو سال گزر گئے ہیں۔ جب حکومت نے کوئی پراجیکٹ شروع کرنا ہو اور جہاں سے سمجھتی ہے کہ کوئی فائدہ نظر آرہا ہے تو اپنی مرضی سے وہ پراجیکٹ کر لیتی ہے لیکن اس طرح کا کوئی پراجیکٹ شروع نہیں کرتی جس سے کسی بے چارے غریب آدمی کی تدفین کسی مناسب جگہ پر اچھے انداز میں ہو جائے۔ اس کے لئے میری request ہے کہ جواب دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ بالکل وہی same سوال ہے جو عامر سلطان چیمہ صاحب نے بھی کیا اور وہی قبرستان کے بارے میں ہے۔ اس سے قبل میں تفصیل کے ساتھ بات کر چکا ہوں اور میں بتا چکا ہوں کہ حکومت قبرستانوں کے انہی مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے Graveyard Authority کے نام سے بھی ایک ادارہ قائم کر رہی ہے جو کہ نہ صرف نئے قبرستان بلکہ جو پہلے سے قبرستان ہیں، ان کا انتظام بھی سنبھالے گی۔ میں اس ضمنی سوال کے حوالے سے بتانا چاہوں گا کہ میاں شہباز شریف صاحب نے سمری منظور کر لی ہے اور اب معاملہ پی اینڈ ڈی میں ہے۔ میں پہلے ہی تاریخ دے چکا ہوں کہ 15-2014 کے مالی سال میں اس زمین کی قیمت اور چار دیواری کی لاگت 16 کروڑ روپے ہے تو یہ دونوں قبرستان انشاء اللہ تعالیٰ کر دیئے جائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا اور میں امید کرتا ہوں کہ جو انہوں نے بات کی ہے کہ اسی سال میں یہ ہو جائے گا۔۔۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس لحاظ سے مہنگائی اور جس لحاظ سے امن وامان کی صورتحال دن بدن خراب ہو رہی ہے اور لوگ بھوک سے مر رہے ہیں تو حکومت کو چاہئے کہ وہ اور تو کچھ نہیں کر سکتی تو قبرستان ہی بنا دے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال مخدوم سید مرتضیٰ محمود صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی انہی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 769 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم شہر: صفائی کرنے والے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*769: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جہلم شہر میں اس وقت کتنے ملازمین صفائی کے لئے کام کر رہے ہیں؟

(ب) سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران عملہ صفائی کی تنخواہوں پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) اس حلقہ میں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے کتنی گاڑیاں ہیں، یہ گاڑیاں کب خریدی گئی تھیں؟

(د) کتنی گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب پڑی ہیں، ان گاڑیوں کے سال 2011-12 اور 2012-13 کے مرمت/پٹرول کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) مذکورہ شہر میں مزید کتنے عملہ صفائی کی ضرورت ہے اور کب تک، تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) جہلم شہر میں 294 سینٹری ورکرز صفائی کے کام پر مامور ہیں۔

(ب) عملہ صفائی کی تنخواہوں کی مد میں اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	تنخواہ
2011-12	-/46098500 روپے
2012-13	-/50332500 روپے

(ج) گاڑیوں کی تعداد اور سال خرید درج ذیل ہے:

گاڑیوں کی تعداد	سال خرید
3	1995
1	2003
1	2006
6	2007
1	2010
کل تعداد12	

(د) کل بارہ ٹریکٹروں میں سے نو عدد چالو حالت میں ہیں اور تین خراب ہیں۔ مرمت اور پٹرول کے اخراجات درج ذیل ہیں:

سال	مرمت اخراجات	ڈیزل اخراجات
2011-12	-/186135روپے	-/3895006روپے
2012-13	-/147760روپے	-/4129470روپے

(ہ) مزید300 سینٹری ورکرز کی ضرورت ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں انہوں نے یہاں پر گاڑیوں کی تفصیل بھی بتائی ہے اور یہ بتایا ہے کہ جہلم شہر میں 294 سینٹری ورکروں صفائی کے کام پر مامور ہیں اور آگے جا کر انہوں نے جز(ہ) میں بتایا ہے کہ مزید300 سینٹری ورکروں کی ضرورت ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 294 سینٹری ورکروں وہاں پر صفائی کے لئے کافی نہیں ہیں کہ 300مزید سینٹری ورکروں کی ضرورت ہے؟

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور میاں نصیر احمد صاحب ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: جی، بھٹی صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!294 سینٹری ورکروں پہلے سے کام کر رہے ہیں لیکن آپ کو پتا ہے کہ بڑے شہروں کی آبادیاں تیزی سے بڑھتی جارہی ہیں اور آئے دن وہاں پر نئے مکانات، نئی گلیاں اور نئے شہر آباد ہوتے جارہے ہیں تو اس حوالے سے یہ ضرورت پڑتی رہتی ہے اس لئے ہم نے مزید300 سینٹری ورکرز کی ضرورت کا بتایا ہے کہ صفائی کے لئے ان کی ضرورت ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے 300 سینٹری ورکروں کے بارے میں بات کی ہے کہ کس وجہ سے ان کی وہاں ضرورت ہے تو میں بھی یہ مانتی ہوں کہ دن بدن شہر بڑا ہو رہا ہے اور ہمیں تو وہاں پر بہت زیادہ لوگ چاہئیں لیکن وہاں پر صفائی کے حالات کبھی جا کر آپ دیکھیں تو پتا چلے گا کہ وہاں پر کتنے ابتر حالات ہیں۔ میں صرف ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ 40 مسلمان سینٹری ورکر جو وہاں پر تعینات کئے گئے ہیں، جو وہاں کی انتظامیہ کے مختلف افسروں کے گھروں میں کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو تفصیل بھی دے سکتی ہوں اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب چاہیں کہ کس کس گھر میں کون کون کام کر رہا ہے؟ اے ڈی سی (جی) کے گھر تین لوگ کام کر رہے ہیں، ڈی سی او کے گھر میں کام کر رہے ہیں، ججوں کے گھر کام کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ سب انجینئر ان کا تو even گاڑی کا نمبر جس پر ڈرائیور سینٹری ورکروں ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جو سب کچھ ہو رہا ہے اس پر کون کنٹرول کرے گا اور اس کا کیا criteria ہے کہ وہ جاتے تو سینٹری ورکر ہیں لیکن وہ کام اس طرح کر رہے ہیں جیسے ان کے ذاتی ملازم ہیں۔ پہلے تو اس پر کنٹرول ہو پھر مزید بھرتی کئے جائیں کیونکہ یہ حکومت کا نقصان ہو رہا ہے۔ پہلے تو مجھے مہربانی کر کے اس بات کا جواب دیں کہ وہ کس criteria سے لوگوں کے گھروں میں جا کر کام کر رہے ہیں؟

(اذان عصر)

جناب سپیکر: DCO پرائیوٹ ہوتا ہے یا سرکاری ملازم ہوتا ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ ان کو authorized نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، ان سے پتا کرتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ کیسی discrimination ہے کہ عیسائی صفائی کا کام کریں اور مسلمان ڈرائیور اور مالی کا کام کریں یہ مہربانی فرما کر مجھے جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جلدی سے جواب دے دیں کیونکہ Question Hour مکمل ہو رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سے پہلے محکمہ میں صفائی کے لئے صرف مسیحیوں کو بھرتی کیا جاتا تھا جو کہ امتیازی سلوک کیا جا رہا تھا۔ اب ان کے ساتھ یہ امتیازی سلوک نہیں ہو گا کیونکہ وہ بھی پاکستانی شہری ہیں۔ پہلے

ان کو دوسرے درجہ کا شہری بنا کر رکھا گیا تھا اور اشتہارات میں مسیحی ہونا لازمی قرار دیا گیا تھا تو یہ اس حکومت نے ختم کر دیا ہے اب مسلمان بھی اس ڈیپارٹمنٹ میں بھرتی ہو سکتے ہیں اور جہاں تک ہماری معزز ممبر نے کہا ہے تو یہ ہمیں list دیں اور نشاندہی کریں اگر اس طرح کا کوئی کام ہوا ہے تو ہم انشاء اللہ کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ! Question hour is over now

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور۔ پارکنگ سٹینڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***5: میاں نصیر احمد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں سائیکل، موٹر سائیکل اور موٹر کار کے لئے کتنے پارکنگ سٹینڈز موجود ہیں نیز یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان پارکنگ سٹینڈز میں کتنی پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ج) کیا مختلف مقامات پر پارکنگ فیس بھی مختلف وصول کی جاتی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار سرکاری ریٹ سے زائد پارکنگ فیس بھی وصول کرتے ہیں؟

(ہ) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ایسے ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی اس وقت 162 پارکنگ سٹینڈ، پارک اینڈ رائیڈ سٹینڈ (لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور اتوار بازار کی پارکنگ بھی خوش اسلوبی سے چلا رہی ہے۔

(ب) لاہور پارکنگ کمپنی ضلعی حکومت لاہور جتنے بھی پارکنگ سٹینڈ چلا رہی ہے ان سب میں موٹر سائیکل سے دس روپے اور موٹر کار سے بیس روپے وصول کئے جاتے ہیں۔

(ج) لاہور پارکنگ تمام پارکنگ سٹینڈ میں یکساں پارکنگ فیس وصول کرتی ہے۔

(د) اگر کسی بھی پارکنگ سٹینڈ سے زائد پارکنگ فیس وصولی کی اطلاع موصول ہو تو لاہور پارکنگ کمپنی متعلقہ ٹھیکیدار کے خلاف فی الفور سخت قانونی کارروائی کرتی ہے۔

(ہ) جواب جز (د) کے مطابق ہے۔

ضلع فیصل آباد: 69 (رب) تجاوزات کا مسئلہ

*61: **جناب اعجاز خان**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد تحصیل جڑانوالہ چک نمبر 69 رب گھسیٹ پورہ کی گلیوں اور بازاروں میں غیر قانونی تھڑے بنے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو گلیوں اور بازاروں سے گزارنے میں پریشانی ہوتی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان تجاوزات کو گلیوں اور بازاروں سے صاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) ناجائز تجاوزات کی نشاندہی کے لئے محکمہ ریونیو کو بذریعہ چٹھی نمبری G/541 مورخہ 25-07-2013 تحریر کر دیا گیا ہے۔ محکمہ ریونیو کی طرف سے نشاندہی کے بعد ناجائز تجاوزات کو ختم کر دیا جائے گا۔

ضلع وہاڑی میں سلاٹر ہاؤس کی تفصیلات

*145: **محترمہ شمیلہ اسلم**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں سلاٹر ہاؤسز کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) ان سلاٹر ہاؤسز میں صفائی کا کیا انتظام ہے؟

(ج) ان سلاٹر ہاؤسز میں چیک اینڈ بیلنس کا کیا انتظام ہے، 2012-13 کے دوران کتنے جرمانے کئے گئے ہیں اور وہ جرمانے کس وجہ سے کئے گئے ہیں، ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):

(الف) تحصیل بورے والا میں سلاٹر ہاؤس چونگی نمبر 5 بشیر ٹاؤن میں واقع ہے جبکہ تحصیل وہاڑی میں خانیوال روڈ نزد پاسکو گودام واقع ہے جبکہ تحصیل میلسی میں نزد قدہ چوک کرم پور روڈ پر واقع ہے۔

(ب) سلاٹر ہاؤس بوریوالہ میں روزانہ کی بنیاد پر صفائی ستھرائی کی جاتی ہے اس کام کے لئے شعبہ سینی ٹیشن بورے والا میں مستقل طور پر عملہ تعینات کر رکھا ہے جبکہ وہاڑی میں ایک ماشکی برائے دھلائی تعینات ہے جو صبح چار بجے سے دوپہر دو بجے تک ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔چیف آفیسر ہیڈکوارٹر ہفتہ میں دو دفعہ اور سینٹری انسپکٹر روزانہ کی بنیاد پر صفائی کی نگرانی کرتا ہے۔ جبکہ میلسی میں سلاٹر ہاؤس کو روزانہ دھویا جاتا ہے۔

(ج) ویٹرنری آفیسر بوریوالہ اور ٹیکس سپرنٹنڈنٹ ٹی ایم اے بورے والا مذبحہ خانہ میں ذبحہ اور گوشت کے معیار کی بابت روزانہ کی بنیاد پر چیک اینڈ بیلنس کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ سال13۔2012میں مضر صحت گوشت فروخت کرنے پر20 قصابوں کو-/11,000 روپے جرمانہ کیا گیا۔ تحصیل وہاڑی میں بھی ویٹرنری آفیسر تعینات ہے جو صبح چار بجے سے ساڑھے چھ بجے تک ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔ جانوروں کو چیک کرتا ہے اور گوشت پر اپنی مہر ثبت کرتا ہے۔ سال13۔2012کے دوران 27 قصابوں کو مضر صحت گوشت فروخت کرنے کی وجہ سے 13,500روپے جرمانہ کیا گیا جبکہ تحصیل میلسی میں سلاٹرنگ کے دوران ویٹرنری آفیسر مع سٹاف موجود ہوتا ہے۔ سال13-2012 کے دوران کوئی جرمانہ عائد نہ کیا گیا ہے۔

لاہور: جیل روڈ سروسز ہسپتال انڈر پاس میں دکانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*170: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور جیل روڈ سروسز ہسپتال انڈر پاس میں کل کتنی دکانیں ہیں، ان دکانوں کی نیلامی کب ہوئی، خریداروں کے نام اور پتاجات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) مذکورہ دکانوں کی نیلامی کے لئے کن کن مقامی اخبارات میں کب اشتہار دیا گیا نیز ان اشتہارات پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ج) مذکورہ دکانوں کی نیلامی میں کتنی پارٹیوں نے حصہ لیا؟

(د) مذکورہ دکانوں کی نیلامی کو کتنا عرصہ کے لئے لیز پر دیا گیا؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) پراپرٹی واقع نزد سروسز ہسپتال انڈر پاس جیل روڈ پر کل 16 عدد دکانات تعمیر شدہ ہیں دکان نمبر 2،1 اور دکان نمبر 16، 15 کا نیلام عام 1999 میں ہوا جبکہ بقایا 12 عدد دکانات کا نیلام عام 2011-12-03 کو ہوا۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پراپرٹی واقع نزد سروسز ہسپتال انڈر پاس جیل روڈ پر فروخت کئے جانے کے لئے محکمہ کی جانب سے اخبار اشتہار شائع کروایا گیا تھا، شائع شدہ اشتہارات پر تقریباً مبلغ -/17000 روپے خرچ ہوئے، اخبار اشتہار کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پراپرٹی واقع نزد سروسز ہسپتال انڈر پاس جیل روڈ پر 16 عدد دکانات کو فروخت کیا گیا تھا۔ نیلام عام میں دکانات کو خریدنے کے لئے جن افراد نے بولی میں حصہ لیا تھا ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پراپرٹی واقع نزد سروسز ہسپتال انڈر پاس جیل روڈ پر کسی بھی دکان کو لیز پر نہ دیا گیا ہے۔

لاہور: پیدائش سرٹیفکیٹ کی فیس میں اضافہ کی تفصیلات

*172: **محترمہ راحیلہ خادم حسین**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے پیدائش کے سرٹیفکیٹ کی فیس 300 روپے سے بڑھا کر 650 روپے کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا اس فیس کے بڑھائے جانے کا اطلاق صوبہ کے تمام اضلاع میں بلا تفریق کیا جا رہا ہے یا کہ ابتدائی مراحل میں صرف لاہور ہی میں ہے؟

(ج) اگر حکومت اضافہ ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس فیس کے بڑھائے جانے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست نہ ہے جبکہ حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری SOR(LG)36-2/2005 مورخہ 2012۔08۔09 کے تحت فیس لیٹ اندراج اموات / پیدائش کو ختم کر دیا ہے جبکہ سرٹیفکیٹ جاری کرنے کی فیس صرف۔/100روپے مقرر ہے۔

(ب) کوئی اضافہ نہ کیا گیا ہے بلکہ صوبہ بھر میں صرف۔/100روپے فیس وصول کی جارہی ہے۔

(ج) اس کا جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

ملتان:پی پی۔195 میں سڑکوں کی تعمیر ومرمت کی تفصیلات

*291:جناب جاوید اختر:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف پی پی۔195 ملتان میں اس وقت کتنی سڑکوں کی تعمیر ومرمت کا کام ہو رہا ہے،ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان سڑکوں کی تعمیر کب شروع کی گئی اور اس وقت ان پر کتنے فیصد کام ہوا ہے اور کتنے فیصد کام بقایا ہے؟

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر کا کام کن کن سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی ہو رہا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):

(الف) اس وقت پی پی۔195 ملتان میں دوران سال 14۔2013 کسی سڑک کی تعمیر یا مرمت کا کام نہیں ہو رہا۔

(ب) پی پی۔195 ملتان میں دوران سال 14۔2013 کوئی سڑک زیر تعمیر نہیں ہے۔

(ج) سڑکوں کی تعمیر کا کام نہیں ہو رہا ہے۔

ملتان:پی پی۔195 میں سڑکوں پر خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیلات

*292:جناب جاوید اختر:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-195 ملتان میں حکومت نے سال 12-2011 کے دوران کتنی رقم سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر خرچ کی ہے؟

(ب) ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان میں سے کون کون سی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں اور کن کن سڑکوں پر کام جاری ہے؟

(د) ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا ٹھیکہ کن کن پارٹیوں کو دیا گیا، ان کے نام اور پتاجات سے آگاہ کریں؟

(ہ) ان میں سے جو سڑکیں ابھی تک مکمل نہیں ہوئیں، ان کو کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) پی پی-195 ملتان میں دوران سال 12-2011 مبلغ 24.622 ملین روپے سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر خرچ ہوئے۔

(ب) سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت درج ذیل ہے:

1۔ امپرو ومنٹ پختہ سڑک لبرٹی مارکیٹ بلاک ٹی لمبائی 0.5 کلو میٹر تخمینہ لاگت مبلغ 2.974 ملین روپے

2۔ کشادگی و بہتری سڑک از مدنی چوک تا گندہ نالہ سمیجہ آباد لمبائی 2200 فٹ تخمینہ لاگت مبلغ 5.526 ملین روپے

3۔ تعمیر پی سی سی پیور بستی کوتوال اور محمد پورہ تخمینہ لاگت 1.400 ملین روپے

4۔ تعمیر پی سی سی کارپٹنگ سڑک شاہ فیصل کالونی غوث پورہ یو سی 13 تخمینہ لاگت 2.002 ملین روپے

5۔ تعمیر پی سی سی پیور منظور آباد اور شاہین آباد یو سی 16 تخمینہ لاگت مبلغ 2.998 ملین روپے

6۔ تعمیر پی سی سی پیور محلہ اعوان پورہ یو سی 17 تخمینہ لاگت مبلغ 0.998 ملین روپے

7۔ تعمیر پی سی سی پیور چاہ خانو والہ یو سی 18 تخمینہ لاگت مبلغ 1.002 ملین روپے

8۔ تعمیر پی سی سی پیور اور نالیاں محلہ آغا پورہ محلہ ہزاریاں یو سی 19 تخمینہ لاگت مبلغ 1.002 ملین روپے

9۔ امپرووومنٹ سڑک یو بلاک، نیو ملتان محلہ صدیقیہ یو سی 11
تخمینہ لاگت مبلغ 2.217ملین روپے

10۔ تعمیر پی سی سی پیور اور نالیاں محلہ شریف پورہ محلہ مومن آباد اور محلہ عثمان پورہ یو سی 15
تخمینہ لاگت مبلغ 5.283ملین روپے

(ج) تمام سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔

(د) (1) رمضان کنسٹرکشن کمپنی نقشبند کالونی ملتان
(2) ملک ربنواز بٹھ، بٹھ کالونی ملتان
(3) رسول بخش بھٹہ کالونی ملتان
(4) توکل کنسٹرکشن کمپنی التمش روڈ ملتان
(5) رمضان کنسٹرکشن کمپنی نقشبند کالونی ملتان
(6) ملک ریحان احمد خونی برج ملتان
(7) نذیر احمد طاہر وارڈ نمبر 6 بیرون دہلی گیٹ ملتان
(8) ملک ارسلان قاسم بھٹہ کالونی ملتان
(9) نذر حسین گلی نمبر 3 گیٹ نمبر 1 حسن آباد خانیوال روڈ ملتان
(10) ملک ریحان احمد خونی برج ملتان

(ہ) تمام سکیمیں / سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔

ملتان: پی پی۔194 کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*305: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) پی پی۔194 ملتان میں اس وقت کتنی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا کام ہو رہا ہے، ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی تعمیر کا کام کب شروع ہوا تھا اور اس وقت ان پر کتنے فیصد کام ہوا ہے اور کتنے فیصد کام بقایا ہے؟

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا کام کن کن سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی ہو رہا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) اس وقت پی پی۔194 ملتان میں دوران سال14۔2013 کسی سڑک کی تعمیر یامرمت کا کام نہیں ہو رہا۔

(ب) پی پی۔194 ملتان میں دوران سال14۔2013 کوئی سڑک زیر تعمیر نہیں ہے۔

(ج) سڑکوں کی تعمیر کا کام نہیں ہو رہا ہے۔

ملتان: پی پی۔194 میں سڑکیں پختہ کرنے کے لئے مختص کی گئی رقم کی تفصیلات

*306: **جناب ظہیر الدین خان علیزئی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔194 ملتان میں کس کس سڑک کی حالت انتہائی مخدوش ہے، ان کی لمبائی ونام سے آگاہ کریں؟

(ب) ان سڑکوں کی از سر نو تعمیر کب تک متوقع ہے؟

(ج) سال13۔2012 میں اس حلقہ کی کس کس سڑک کو پختہ کرنے کے لئے رقم مختص کی گئی تھی اور ان سے کتنی سڑکیں پختہ کر دی گئی ہیں، ان کے نام اور مختص رقم کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) پی پی۔194 ملتان میں جن سڑکوں کی حالت مخدوش ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

1) ایم ڈی اے چوک تالودھی کالونی لمبائی 2 کلومیٹر

2) رجوانہ روڈ چونگی نمبر 7 تاپل باراں لمبائی 1.5 کلومیٹر

3) صدیقیہ روڈ نواب پور روڈ تا گلگشت کالونی لمبائی 1 کلومیٹر

(ب) فنڈز مہیا ہونے پر ان سڑکوں پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) پی پی۔194 ملتان میں سال13۔2012 کے دوران جو سڑکیں پختہ کی گئیں ان کے نام اور تخمینہ لاگت درج ذیل ہیں:

1. تعمیر پی سی سی پیور (Paver) یوسی 1 اور یوسی 2 تخمینہ لاگت مبلغ 3.563 ملین روپے
2. تعمیر پی سی سی پیور (Paver) یوسی 7 تخمینہ لاگت مبلغ 2.617 ملین روپے
3. تعمیر پی سی سی پیور (Paver) اور سولنگ یوسی 8 تخمینہ لاگت مبلغ 2.102 ملین روپے

4. تعمیر پی سی سی پیور(Paver) یوسی9 تخمینہ لاگت مبلغ2.000 ملین روپے
5. تعمیر پی سی پیور(Paver) یوسی10اوریوسی11 تخمینہ لاگت مبلغ2.194 ملین روپے
6. کشادگی و بہتری لنک روڈ بوسن روڈ تا گول باغ گلگشت کالونی ملتان لمبائی1200فٹ تخمینہ لاگت مبلغ 25.253ملین روپے

ضلع گجرات: بچوں کی گراؤنڈز کی تعمیر کو مکمل کرنے کا معاملہ

*424: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے کھاریاں ضلع گجرات نے بمقام چکوڑی بھیلووال، رندھیر اور ٹوبہ آدم پی پی۔113 میں تین جگہ بچوں کے لئے گراؤنڈز بنانے کا کام شروع کیا تھا جو ادھورا ہے حکومت کب تک یہ کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

اس امر میں عرض ہے کہ تعمیر گراؤنڈز بمقام چکوڑی بھیلووال، رندھیر اور ٹوبہ آدم کا تخمینہ لاگت30.00لاکھ روپے لگایا تھا اور تعمیر کا کام ٹھیکیدار الریاض ٹریڈرز کو ورک آرڈر نمبر TO(I&S)/341 مورخہ 2013-01-23 کے تحت الاٹ کیا گیا تھا۔ ٹھیکیدار نے موقع پر80فیصد تک کام مکمل کر لیا ہے۔ مذکورہ کام مون سون اور برسات کے موسم کی وجہ سے زیر التواء ہے۔ ٹھیکیدار مذکور کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ مون سون کی بارشوں کے ختم ہوتے ہی بقیہ کام جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچائے۔

ضلع گجرات: پی پی۔113 لنک روڈ ڈھولہ اور ٹیبالہ ساہیاں کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*425: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایم اے کھاریاں ضلع گجرات نے پی پی۔113 میں لنک روڈ ڈھولہ اور لنک روڈ ٹیبالہ ساہیاں کا کام کب شروع کیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کا کام تاحال مکمل نہ ہو سکا ہے، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ سڑکوں کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا اور ان سڑکوں کو زیر التواء رکھنے والے ٹھیکیداران و دیگر ذمہ داران کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف)

1۔ سڑک ڈنگہ روڈ تا ڈھولہ کی تعمیر کا آغاز مورخہ 2012۔07۔23 کو ہوا۔ ٹھیکہ کی کل مالیت 30 لاکھ روپے ہے جس میں ٹھیکیدار کو مبلغ 19.70 لاکھ روپے ادائیگی ہو چکی ہے۔

2۔ تعمیر سڑک بقیہ کام از موضع گھر کو تا ڈھولہ کے کام کا آغاز مورخہ 13.11.2012 کو ہوا ٹھیکہ کی کل مالیت 32 لاکھ روپے ہے جس میں سے ٹھیکیدار کو 14.35 لاکھ روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے۔

3۔ تعمیر ومرمت سڑک موضع چھماں اڈا تا ٹبیالہ ساہیاں کے کام کا آغاز مورخہ 12-11-13 کو ہوا۔ اس منصوبے کی کل مالیت 40 لاکھ روپے ہے جس میں سے ٹھیکیدار کو مبلغ 8.62 لاکھ روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے۔

(ب) سڑکات کا کام واٹر بانڈ مکمل ہو چکا ہے۔ تارکول کا کام بوجہ مون سون مکمل نہ ہو سکا ہے۔

(ج) مون سون بارشوں کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا ہے۔ جونہی مون سون ختم ہو گا تارکول کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*439: میاں طاہر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کا سال 13۔2012 کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(ب) مذکورہ سال کے دوران کون کون سے ترقیاتی منصوبے اس ضلع میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد نے شروع کئے ان کے تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(د) جو منصوبے مکمل ہو چکے ہیں، کیا ان کے مکمل ہونے اور ان کے کام کے معیاری ہونے کی تصدیق تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے یا اس محکمہ کے افسران نے کی ہے؟

(ہ) ان میں سے کس کس منصوبہ میں ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایت پائی گئی؟

(و) اس ناقص مٹیریل کے استعمال کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور اس کے خلاف کیا کیا محکمانہ یا قانونی ایکشن ہوا ہے، تفصیلاً بیان کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کا بجٹ برائے سال 2012-13 مبلغ 15560.816 ملین روپے (13579.636 ملین روپے غیر ترقیاتی جبکہ 1981.180 ملین روپے ترقیاتی) تھا۔ ترمیمی بجٹ کی کل مالیت مبلغ 16695.905 ملین روپے (16614.798 ملین روپے غیر ترقیاتی جبکہ 2081.107 ملین روپے ترقیاتی بجٹ)

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد نے مالی سال 2012۔13 کے دوران 873 ترقیاتی منصوبہ جات شروع کئے جن کا تخمینہ لاگت 2081.107 ملین روپے تھا۔ ان منصوبہ جات کی فہرست تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان منصوبہ جات میں سے 804 منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں جبکہ 69 زیر تکمیل ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) این ایل سی کے ذریعے زیر عمل لائی جانے والی سڑکوں کے منصوبہ جات کی نگرانی و تصدیق نیسپاک کے ذریعے کروائی گئی جبکہ دیگر منصوبہ جات کے معیاری ہونے کی تصدیق متعلقہ محکمہ کے افسران نے کی ہے۔

(ہ) ناقص مٹیریل کے استعمال کے بارے میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(و) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کے ترقیاتی منصوبوں میں ناقص مٹیریل کے بارے میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اس لئے کوئی تادیبی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

ضلع شیخوپورہ: گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کی عمارت کی تعمیر میں کرپشن کی تفصیلات

*581: میاں طاہر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول جنبو گالہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کی بلڈنگ، محکمہ بلڈنگ کی طرف سے محکمہ تعلیم سکولز کو سپرد کرنے سے قبل ہی ناقص مٹیریل کے استعمال کے باعث اس کے فرش بیٹھ چکے ہیں اور چار دیواری کسی وقت بھی گر سکتی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس بلڈنگ کی ناقص تعمیر کی تحقیقات کروانے، ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اوران سے خُورد بُرد کردہ رقم واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ سکول ہذا کی بلڈنگ محکمہ تعلیم کے حوالے کر دی گئی تھی۔ ٹھیکیدار نے کام بالکل ٹھیک کیا تھا۔ جولائی / اگست 2013 کے heavy flood کی وجہ سے نارنگ منڈی میں دوسری بلڈنگز کی طرح یہ عمارت بھی متاثر ہوئی کیونکہ پانی 12 سے 14 دن کھڑا رہا۔ جس کی وجہ سے فرشوں میں کریک آ گئے اور چار دیواری میں معمولی کریک آئے۔ اس کے علاوہ کوئی کریک نہ آیا ہے۔ Heavy flood کی وجہ سے نقصانات کا ریکارڈ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں موجود ہے۔ مذکورہ سکول کے ہیڈ ماسٹر کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ بلڈنگ کے ٹھیکیدار نے کام تسلی بخش کیا تھا۔ تاہم سیلاب کی وجہ سے خراب ہونے والا کام ٹھیکیدار نے دوبارہ مرمت کر دیا ہے اور اب سکول کی بلڈنگ تسلی بخش ہے۔

لاہور: پارکنگ سٹینڈز پر موٹر سائیکل کے چارجز 10 روپے فی گھنٹہ وصولی کی تفصیلات

*637: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مین سڑکوں پر واقع پارکنگ سٹینڈ کو چلانے کا اختیار رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پارکنگ سٹینڈز کی اکثریت گورنمنٹ ریٹ سے ڈبل بلکہ ٹرپل پیسے وصول کر رہی ہے، خصوصاً شاہ عالمی، حفیظ سنٹر میں موٹر سائیکل کے 10 روپے فی گھنٹہ وصول کئے جارہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب ایک خصوصی انسپیکشن ٹیم بنانے کو تیار ہے جو ان سٹینڈز کا سرپرائز وزٹ کر سکے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور شہر میں واقع بتیس سڑکوں کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے لہذا ان سڑکوں کے اوپر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور پارکنگ چلانے کا مکمل اختیار رکھتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ لاہور پارکنگ کمپنی کے زیر انتظام چلنے والے کسی بھی پارکنگ سٹینڈ سے گھنٹوں کے حساب سے پارکنگ فیس وصول نہیں کی جارہی۔ تمام پارکنگ سٹینڈز پر موٹر سائیکل سے دس روپے پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب لاہور شہر میں پارکنگ کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہے لہذا ان مسائل کو حل کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ کے احکامات پر لاہور پارکنگ کمپنی کا قیام عمل میں آیا ہے جو کہ ضلعی حکومت لاہور کا ذیلی ادارہ ہے۔ لاہور پارکنگ کمپنی اپنے زیر انتظام تمام پارکنگ سٹینڈز کی باقاعدگی سے انسپیکشن کرتی ہے۔ زائد پارکنگ فیس وصولی کی اطلاع پر لاہور پارکنگ کمپنی فی الفور سخت قانونی کارروائی کرتی ہے۔

ضلع رحیم یار خان: ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

*651: مخدوم سید مرتضیٰ محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال10-2009 تا13-2012 حکومت نے حلقہ پی پی۔292 اور 295 ضلع رحیم یار خان بشمول تحصیل صادق آباد میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے تھے، ان منصوبوں کے نام مع مختص کی گئی رقم کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) جو منصوبے مکمل کئے جا چکے ہیں ان کی اور جو ابھی تک نامکمل ہیں ان کی تفصیل مع بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):

(الف) سال10۔2009 میں حلقہ پی پی۔292 میں پانچ منصوبہ جات اور پی پی۔295 میں چھ منصوبہ جات شروع کئے گئے۔ سال11۔2010 میں حلقہ پی پی۔292 میں 22 منصوبہ جات اور پی پی۔295 میں آٹھ منصوبہ جات شروع کئے گئے۔

سال12۔2011میں حلقہ پی پی۔292میں سولہ منصوبہ جات شروع کئے گئے۔
سال13۔2012میں حلقہ پی پی۔292میں آٹھ منصوبہ جات حلقہ پی پی۔295میں آٹھ منصوبہ جات شروع کئے گئے۔ ان منصوبوں کے نام مع مختص رقم کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام منصوبہ جات مکمل ہو گئے ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان: فنڈز کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*652: مخدوم سید مرتضیٰ محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال10-2009اور11-2010 کے دوران ضلع رحیم یار خان کو صوبائی حکومت کی طرف سے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) ان سالوں کے دوران ضلعی حکومت کا اپنا بجٹ کتنا تھا؟

(ج) ان سالوں کے دوران ضلعی حکومت کی طرف سے ٹی ایم اے صادق آباد کو کتنی رقم سالانہ دی گئی؟

(د) ضلعی حکومت نے ان سالوں کے دوران کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی، تفصیلاً بتایا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون وپارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):

(الف) مالی سال10۔2009اور11۔2010 کے دوران ضلعی حکومت رحیم یار خان کو صوبائی حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیلات درج ذیل ہے:

سال	فراہم کردہ فنڈز
2009–10	836.322ملین روپے
2010–11	780.934ملین روپے

(ب) ان سالوں کے دوران ضلعی حکومت رحیم یار خان کے اپنے بجٹ کی تفصیلات درج ذیل ہے:

سال	فراہم کردہ فنڈز
2009–10	288.835ملین روپے
2010–11	302.693ملین روپے

(ج) ان سالوں کے دوران ضلعی حکومت رحیم یار خان کی طرف سے ٹی ایم اے صادق آباد کو کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

(د) ضلعی حکومت نے ان سالوں کے دوران جتنی رقم ترقیاتی منصوبہ جات پر خرچ کی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	فراہم کردہ فنڈز
2009–10	768.482ملین روپے
2010–11	768.482ملین روپے

منصوبہ جات کی تفصیل سال وار تخمینہ لاگت اور خرچ کردہ رقم تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راجن پور: سیلاب سے تباہ ہونے والی سڑک کی تعمیر نو کا معاملہ

*671: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) ضلع راجن پور بنگلہ اچھا تا بستی ملک پیر بخش کو جانے والی روڈ سیلاب 2010 کے دوران تباہ و برباد ہو گئی تھی جس کے بارے میں متعلقہ افسران اور ڈی سی او راجن پور کو درخواست بھی دی تھی مگر کوئی عمل نہ ہوا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس روڈ کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) مذکورہ سڑک سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال08۔2007کے تحت ڈسٹرکٹ ہائی وے (روڈز) راجن پور نے تعمیر کی تھی جو کہ سیلاب 2010 کے دوران تباہ و برباد ہو گئی تھی اس سڑک کی منظوری ڈی سی او/ چیئرمین ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی راجن پور نے مورخہ 2011–04–19 کو دی تھی لیکن فنڈز موصول نہ ہونے کی وجہ سے سکیم پر کام نہ ہو سکا۔

(ب) اس سال کے بجٹ میں اس سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

صوبہ میں لوکل باڈیز کے الیکشن میں تاخیر کی وجوہات

*735: قاضی احمد سعید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں لوکل باڈیز کی 2011 میں مدت ختم ہو گئی تھی اور 90 یوم کے اندر الیکشن کروانا ضروری تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت صوبہ میں الیکشن نہ کروانے کی مکمل وجوہات سے ایوان کو آگاہ کرے، نیز کب تک آئندہ الیکشن کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) درست ہے مگر 90 یوم کے اندر الیکشن کروانا ضروری نہ تھا۔

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 نافذ العمل ہو چکا ہے، حکومت پنجاب مذکورہ بالا قانون کی روشنی میں بلدیاتی انتخابات جلد از جلد کروانے کے لئے کوشاں ہے۔

ضلع پاکپتن: چک شاہ کھگہ روڈ کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*799: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 10 کلو میٹر پر محیط چک شاہ کھگہ روڈ جو ساہیوال پاکپتن روڈ اور پاکپتن عارف والا روڈ کو ملاتی ہے، اس کی حالت عرصہ دراز سے انتہائی ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چک شاہ کھگہ روڈ کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ضلعی حکومت سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے یہ ابھی ممکن نہ ہے لہذا ضلعی حکومت پاکپتن District revised ADP 2013-14 جو کہ مارچ / اپریل 2014 میں منظور ہو گا اس میں فنڈز کی دستیابی پر سڑک پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع جہلم: سڑکوں کی تعمیر ومرمت کی تفصیلات

*821: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں حکومت نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سڑکوں کی تعمیر ومرمت پر خرچ کی ہے؟

(ب) ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کون کون سی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں اور کن سڑکوں پر ابھی کام جاری ہے؟

(د) ان سڑکوں کی تعمیر/مرمت کا ٹھیکہ کن کن پارٹیوں کو دیا گیا ہے، ان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع جہلم میں سال 12-2011 کے دوران سڑکوں کی تعمیر اور مرمت پر 531.576 ملین روپے اور سال 13-2012 میں 112.628 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) تمام سڑکوں پر کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) ان کی تعمیر ومرمت کا ٹھیکہ جن پارٹیوں کو دیا گیا ہے ان کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع لاہور: کنٹینر رکھنے کا criteria و دیگر تفصیلات

*849: ملک سیف الملوک کھوکھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا عملہ کوڑا کرکٹ کے لئے چھوٹے کنٹینر مختلف جگہوں پر رکھتا ہے نیز کیا کوڑا کرکٹ کے کنٹینر رکھنے کے لئے کوئی خاص جگہ مختص کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کنٹینرز رکھنے کے لئے کوئی criteria بھی بنایا گیا ہے اگر ہاں تو کیا؟

(ج) جو چھوٹے کنٹینرز رکھے جا رہے ہیں وہ specification کے مطابق بنوائے جا رہے ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر جگہ جگہ یہ کنٹینرز ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) یہ درست ہے۔ LWMC نے 0.78 سائز کے چھوٹے کنٹینرز مختلف مقامات پر رکھے ہوئے ہیں۔ یہ کنٹینرز خاص طور پر ان جگہوں پر رکھے گئے ہیں جہاں ان سے پہلے کوڑے کے ڈھیر لگا کرتے تھے۔

(ب) لاہور میں کنٹینرز رکھنے کے لئے ترک کمپنیوں نے ایک مکمل پلان تشکیل دیا ہے۔ جس میں ہر علاقے کی آبادی اور کوڑے کی پیداوار کے مطابق کنٹینرز کو رکھا جاتا ہے۔

(ج) یہ کنٹینرز specification کے مطابق ہی بنائے گئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے ہیں۔

i. اکثر لوگ تعمیراتی ملبہ ان کنٹینرز میں پھینک دیتے ہیں، جن کا وزن یہ کنٹینرز برداشت نہیں کر پاتے اور ٹوٹ جاتے ہیں۔

ii. اکثر کنٹینرز کے ہینڈلز اور ٹائرز چوری کر لئے جاتے ہیں۔

iii. LWMC کے ورکرز کی ناکافی مہارت کی وجہ سے کنٹینرز خالی کرتے وقت یہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں تاہم ان کو تربیت دی جا رہی ہے۔

iv. Scavengers اور پرائیویٹ سوسائٹی کے ورکرز اکثر ان کنٹینرز کو کوڑا اکٹھا کرنے کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ گھسیٹتے ہیں جس وجہ سے یہ جلد ٹوٹ جاتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مجھے ایک منٹ بولنے دیں، کام تو کرنے دیں اور آگے تو چلنے دیں۔ تحریک استحقاق کوئی نہیں ہے۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے ۔جی، پہلے point of order پر چیمہ صاحب ہیں پھر دوسرے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہماری تحریک استحقاق جمع ہے جو کہ ہم تین ممبران نے جمع کروائی ہے اور آپ ابھی تحریک التوائے کار کو time دے رہے ہیں۔آپ مہربانی کر کے ہماری تحریک استحقاق take up کریں۔

جناب سپیکر: میرے پاس کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے، میرے office میں ہو گی لیکن ابھی تک میرے پاس نہیں آئی اور جب وہ میرے پاس آئے گی تو پھر میں دیکھوں گا۔ جی چنیوٹی صاحب! آپ فرمائیں۔

چنیوٹ میں عملہ کی بھرتی مکمل کرنے کا مطالبہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: شکریہ ۔جناب سپیکر! میں نے 2012 میں مطالبہ ایک سوال جمع کروایا تھا کہ بلدیہ چنیوٹ کے کتنے ملازمین ہیں، صفائی والے کتنے چاہئیں تو جواب آیا تھا کہ اس وقت 170 کام کر رہے ہیں اور 520 ملازمین ہونے چاہئیں۔یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ 2013 میں باقی بھرتی مکمل کر دی جائے گی۔اب 2013 کی بجائے 2014 آگیا ہے لیکن ابھی تک وہ بھرتی مکمل نہیں کی گئی۔ میری درخواست یہ ہے کہ وہاں صفائی کا معاملہ بڑا ابتر ہے تو حکومت سے کہا جائے کہ جو وعدہ کیا گیا تھا باقی اسامیوں پر بھی بھرتی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کا point نوٹ کریں۔آپ کا point valid ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جی، بہت شکریہ

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: میں اس ایوان کو متوجہ کروانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع ساہیوال میں DHQ Hospital کی خستہ حالی ہے اور محکمہ کی عدم توجہ کی وجہ سے وہاں ڈاکٹر نہیں ہیں تو اس حوالے سے میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں مجھے بات موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کچھ لکھ کر دیں، آپ اس پر adjournment motion لائیں۔

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اسی اجلاس کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔ آپ میرے آفس میں لکھ کر دیں۔ ہم اس کا نوٹس لیں گے۔

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آج تو آپ کو خوشی خوشی آنا چاہئے۔ آخر آپ اتنے اچھے موقع سے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ کا شکر ہے کہ میں تو ہر وقت خوش خوش رہتا ہوں۔

راولپنڈی ڈویژن میں بارشوں سے تباہ ہونے والی فصلوں پر کسانوں کو ریلیف دینے کا مطالبہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آج تو آپ کو ہمیں خوشی خوشی time دینا چاہئے۔ ایک بڑا important مسئلہ ہے۔ آپ سب کے سامنے ہے کہ ابھی جو راولپنڈی ڈویژن میں بارشیں ہو رہی ہیں اُس سے لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، almost گندم ابھی process میں تھی اور جب گندم کے سٹے نکل رہے تھے تو اوپر سے اتنی شدید ژالہ باری ہوئی ہے کہ وہاں پر لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہا کہ وہ کیا کریں کیونکہ ان کی یہ main crop ہے ان کا سارا دارومدار اسی پر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کی بات نوٹ کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے حکومت سے request ہے کہ kindly ان لوگوں کی طرف دیکھیں کیونکہ وہ اتنے بڑے زمیندار نہیں ہیں اور ان کو پتا ہے کہ بارانی علاقوں میں جو فصلیں ہیں، ایک تو مہنگائی کی وجہ سے ہر چیز اتنی مہنگی ہے کہ وہ بے چارے جب کھادیں ڈالتے ہیں، جب پانی لگاتے ہیں، جب تیل لیتے ہیں تو ان کی ویسے ہی کمر ٹوٹ جاتی ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے اُن بے چاروں کے لئے یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے کہ ان کی فصلیں کھڑی کھڑی تباہ ہو گئی ہیں۔ میں حکومت سے پرزور appeal کروں گی کہ ان لوگوں کی welfare کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ help کریں کیونکہ یہ حکومت کا فرض بنتا ہے دوسرا میں ایک اور request کروں گی کہ جب یہ تحصیلدار تخمینہ لگانے

کے لئے جاتے ہیں کہ کتنی فصلیں تباہ ہوئیں اور کیا ہوا ؟Kindly ہمارے نمائندں کو بھی اُن committees میں ڈالا جائے تاکہ لوگوں کو انصاف مل سکے۔

جناب سپیکر: جی، بلال یسٰین صاحب! آپ نے ان کی بات سنی ؟

وزیر خوراک (جناب بلال یسٰین): جناب سپیکر! آدھی بات سنی ہے۔ میں بہن سے ابھی detail لے لیتا ہوں۔

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں عرصہ دراز سے خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے 3۔دسمبر 2013 کو سوال جمع کروایا تھا جس کا نمبر 524 تھا محکمہ صحت پنجاب میڈیکل کالج کے اندر admin اور superintendent کی 29 نوکریاں تھیں آپ کو بھی یاد ہوگا اُس وقت وہ 13 سال سے خالی پڑی ہیں، DPC کی meeting ہونی تھی اور یہ نہیں ہوئی۔ اُس وقت بھی ڈاکٹر فرخ جاوید صاحب نے یہاں پر ہمیں آپ کے سامنے یہ کہا تھا کہ یہ جنوری میں meeting ہو جائے گی اور یہ اسامیاں fill کر دی جائیں گی۔ ان کو 13 سال ہو گئے ہیں اور چودھواں سال شروع ہو گیا ہے ابھی تک اس پر کوئی activity نہیں ہوئی، اس پر کوئی لائحہ عمل نہیں بنایا گیا۔ وہ لوگ جن کو یہ نوکریاں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا سوال نمبر note کریں اور اس کا جواب لے کر مجھے بتائیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس حوالے سے میں نے تحریک استحقاق جمع کروائی اور وہ reject ہو کر واپس آ گئی۔

جناب سپیکر: ہم نے اس کو لے لیا ہے۔ اس سوال کا نمبر 524 ہے اس کو note کیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! نہیں۔ آپ کے پیچھے محترمہ شُنیلا رُوت کھڑی ہیں۔ جی، شُنیلا رُوت صاحبہ!

پنجاب میں ڈینگی وباء کے دوران بھرتی ہونے والی نرسوں کو ریلیف دینے کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ انتہائی اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ ہماری جو پنجاب کی نرسیں ہیں ڈینگی آنے کے دوران اُن کی ایڈہاک پر بھرتی کی گئی تھی۔ وہاں کسی نے چار سال، کسی نے پانچ سال، کسی نے چھ سال بطور نرس کام کیا۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان!ذرا محترمہ کی بات غور سے سنیں، آپ نے اس کا جواب دینا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! اب ان کو terminate کیا جا رہا ہے، ان کو پانچ پانچ مہینے اور چھ چھ مہینے کی تنخواہیں بھی نہیں دی جا رہی ہیں۔ وہ دو دن سے سڑکوں پر پھر رہی ہیں، ان کی طرف کوئی متوجہ نہیں ہو رہا ہے۔ یہ ہماری بیٹیاں ہیں، یہ ہماری بہنیں ہیں اور یہ ہماری مائیں ہیں۔ ابھی دو دن پہلے ہم نے عورتوں کا دن بڑے جوش و خروش سے منایا تھا۔ پنجاب حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم عورتوں کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کریں گے، کیا یہ عورتیں نہیں ہیں جو سڑکوں پر پھر رہی ہیں؟ حکومت کا کوئی بندہ اُن کے پاس نہیں گیا اور ان کو ریلیف نہیں دیا گیا۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہاں سے منسٹر صاحبان جائیں اور اُن سے بات کریں کیونکہ وہ ہماری بہنیں ہیں، ہماری بیٹیاں ہیں۔ یہ وہ بہنیں ہیں کہ جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو وہ ہماری خدمت کرتی ہیں، یہ وہ ہیں جو ہمارا گند بھی اٹھاتی ہیں اور آج ان کے لئے ہمارے کان بند ہو گئے ہیں، ہم سنتے ہی نہیں ہیں۔ یہاں پر دعوے تو بہت کئے گئے تھے لیکن ہمارا ضمیر ہی سو گیا ہے۔ ویسے کہتے ہیں کہ ہم خواتین کو ان کے حقوق دیں گے لیکن ضمیر سو گیا ہے۔ آپ حکم کریں کہ وزیر صاحب باہر جائیں، وہ لڑکیاں آج بھی پریس کلب کے سامنے بیٹھی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: یہاں وزیر صاحب ہیں یا نہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ابھی تک ہمارے صحافی بھائی نہیں آئے۔

جناب سپیکر: مجھے پتا چل گیا ہے۔ ان کا کوئی ایسا معاملہ ہے جس میں گورنمنٹ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے بلکہ وہ پرائیویٹ ہے۔ میرے خیال میں صحافی بھائی ابھی آ جائیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ بہت اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ مسئلہ پھر لکھ پڑھ کر لائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے book میں سے ایک لائن پڑھنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، پڑھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ ہمارے ممبران کی Salaries, Allowances and Privileges Act, 1974 ہے۔ اس کے سیکشن 3 کے سب سیکشن 4 میں ہے کہ:

> The salary mentioned in sub-section (1) shall automatically be increased by the Government in proportion to the increase in the salary of the civil servants.

آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا اس پر عمل ہو رہا ہے، اگر عمل نہیں ہو رہا ہے تو میری طرف سے دی گئی تحریک استحقاق کیوں accept نہیں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: میری طرف سے عمل جاری ہے۔ آپ ذرا اچھے کی امید رکھیں اور اس کو exploit نہ کریں، مہربانی کریں۔ اگر آپ اس کو exploit کریں گے تو پھر معاملہ خراب ہو جائے گا۔ آپ میرے پاس آ جائیں میں آپ کو بتا دوں گا۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! صحافیوں نے جو واک آؤٹ کیا تھا اس حوالے سے آپ نے مجھے اور میاں نصیر احمد کو اُن کے پاس بھیجا تھا۔ آپ کی اور اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ ان کا personal matter ہے۔ "دنیا" نیوز چینل نے تیس لوگوں کو نوکری سے برخاست کیا ہے جس کی وجہ سے وہ ان کے خلاف باہر احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے بہت اہم بات کرنی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! دیکھیں، آپ بعد میں بات کر لینا۔ اس وقت تحاریک التوائے کار کا وقت ہے اس کا ٹائم تھوڑا رہتا ہے پہلے میں ان کو لے لوں۔ تحریک التوائے کار نمبر 917/13۔۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! صحافی بھائیوں نے جو بائیکاٹ کیا تھا تو جو صاحبان آپ نے ان کے پاس بھیجے تھے۔۔۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کر کے پریس گیلری میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: میں صحافی بھائیوں کو welcome کہتا ہوں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ نے جن معزز ممبران کو باہر صحافیوں کے پاس بھیجا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم بھی اس معاملے میں اپنا اثر ورسوخ استعمال کرنے کو تیار ہیں۔ اگر "دنیا" نیوز چینل نے تیس صحافیوں کو بلاوجہ ملازمت سے برخاست کر دیا ہے تو اس میں اس معزز ایوان کا کوئی تو عمل دخل نہیں ہے لہذا آپ اپنا بائیکاٹ ختم کر دیں۔ بہر حال اُن کی مہربانی ہے کہ انہوں نے بائیکاٹ ختم کر دیا ہے اور وہ واپس آ گئے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس سلسلے میں اس معزز ایوان کی طرف سے یا آپ کی طرف سے جو بھی کوئی اثر ورسوخ استعمال کیا جا سکے تو وہ کیا جانا چاہئے۔ یہ تیس افراد کو بے روزگار کیا گیا ہے جو بلاوجہ کیا گیا ہے۔ ہمارے جتنے بھی media houses اور اخبارات ہیں وہاں سے اکثر یہ شکایات آتی رہتی ہیں کہ انہوں نے پانچ ماہ کی تنخواہ نہیں دی، چھ ماہ کی تنخواہ نہیں دی۔ وہاں پر کسی بھی رپورٹر کو یعنی وہ رپورٹر بھی اسی طرح سے ایک مزدور ہے جس طرح سے ایک عام آدمی کسی جگہ پر مزدوری کرتا ہے۔ وہ آدمی خبر حاصل کرنے کے لئے مزدوری کرتا ہے۔ اِن کے ساتھ اس طرح ہو رہا ہے کہ اگر ایک آدمی آج کسی media house یا اخبار میں ملازم ہے اور جب وہ صبح آتا ہے تو اسے پتا چلتا ہے کہ آپ کا گیٹ بند ہو گیا ہے۔ اس کے بعد ان لوگوں کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ کوئی ایسا فورم نہیں ہے جہاں پر جا کر وہ اپنی دادرسی کر سکیں۔ میں اس سلسلے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ جو ہمارے پریس گیلری کے صدر اور سیکرٹری ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر یا جو ہمارے پریس کلب کے elected لوگ جو صدر اور باقی عہدیدار ہیں اُن کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے پر بات کی جائے۔ میں اُن کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس سلسلے میں کوئی legislation required ہے تو وہ بھی ہم کرنے کو تیار ہیں کیونکہ اُس وقت تک خبر صحیح معنوں میں لوگوں تک نہیں پہنچ سکتی جب تک خبر دینے والے کو کم از کم اپنی ملازمت کا تحفظ نہ ہو۔ جو آج "دنیا" نیوز چینل کے بارے میں specific معاملہ تھا تو یہاں پر میاں محمد اسلم اقبال تشریف فرما ہیں، میں آپ کے ساتھ ساتھ اُن سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ بھی اس معاملے میں اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ رانا صاحب نے اپنی خبر بنوانے کے حوالے سے تو بات کر لی ہے لیکن جو باہر بے چاری نرسیں بیٹھی ہیں ان کے بارے میں بھی یہ کوئی تھوڑی سی مہربانی کر دیں۔ جو

لوگ انہوں نے نکالے ہیں، غریبوں کے پیٹ پر جو انہوں نے ٹانگ ماری ہے اور ہر روز ہزاروں کی تعداد میں نرسیں بے روزگار ہو کر باہر بیٹھی ہوتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اس مسئلے کو ایسے ہی issue نہ بنائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر میاں محمد اسلم اقبال کو یہاں پر "دنیا" نیوز چینل کے بارے میں بات کرنا اتنا ناگوار گزرا ہے تو میں on the floor of the House یہ یقین دلاتا ہوں کہ جو بات میری بہن محترمہ شُنیلا رُوت نے نرسوں کے بارے میں اٹھائی تھی کیونکہ قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب خود دو روز قبل اس بات کی یقین دہانی کروا چکے ہیں۔ انہوں نے ان پر تشدد کی بات کی تھی تو انہوں نے اس کا بھی کہا تھا کہ میں انکوائری کر کے رپورٹ ایوان میں پیش کروں گا اور اس مسئلے کے متعلق بھی انہوں نے کہا تھا کہ ہم اس مسئلے کو within one week resolve کر دیں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو نرسوں کا معاملہ ہے اس کو within one week انشاء اللہ تعالیٰ گورنمنٹ resolve کرے گی اور سب کے روزگار کا تحفظ کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان میں سے کسی کو بھی، چاہے وہ ایڈہاک پر ہے یا کسی طرح سے بھی ہے ان سب کو بے روزگار نہیں کیا جائے گا۔ یہ بھی اس بات کا اعلان کریں کہ انہوں نے جو تیس غریب رپورٹر نکالے ہیں یہ بھی ان کو بحال کر دیں گے اور ان سے ان کا روزگار نہیں چھینیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ سے یہ request کرتا ہوں کہ sympathetic consideration ہونی چاہیئے۔ ہمارے صحافی بھائی بھی انسان ہیں اور وہ بھی اس ملک کے باشندے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر کوئی بھی معزز ممبر اپنی بات کر رہا ہو، آپ نے اُس کو floor دیا ہو اور وہ بات کرنا چاہ رہا ہو تو اُدھر سے اس ممبر کی بات کے اوپر یعنی جب بھی میں بات کرتا ہوں رانا ثناء اللہ خان کی ایک ہی بات ہوتی ہے کہ یہ فوراً ہی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بات سے پہلے ہی وہ react کر جاتے ہیں اور سمجھ جاتے ہیں کہ پتا نہیں کیا بات ہونے جا رہی ہے۔ اگر آپ نے مجھے floor دیا ہے تو بات کرنا میرا حق بنتا ہے۔ کل پرسوں بھی میں جب اسی طرح بول رہا تھا تو رانا صاحب پھر اسی طرح اٹھ کر بات کرنے لگے۔ ابھی میری بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی تو رانا صاحب نے پہلے ہی جواب دے

دیا۔ایک کام کر لیں کہ جب میں بولنے لگوں تو رانا صاحب پہلے اس کا جواب دے دیا کریں، میں بعد میں کچھ کہہ لیا کروں گا کیونکہ یہ ان کا ایوان کے اندر ایک طریق کار بن گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!گزارش ہے کہ رانا صاحب نے چینل کے حوالے سے جو بات کی ہے اس سلسلے میں جو میرے end سے ہو سکتا ہے اس کو میں ضرور دیکھوں گا اور بات کروں گا۔ میں صرف یہ بات کر رہا ہوں کہ۔۔

جناب سپیکر: یہ کسی ایک چینل کے بارے میں نہیں ہے بلکہ یہ تمام چینل کی بات ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!اس بارے میں تو حکومت نے Bill لے کر آنا ہے، حکومت قانون سازی کرے۔ اپنے پیراں تے بھار پان تے کھلون کرن۔ اوناں دے خلاف قانون سازی کیوں نئی کردے؟ کل ای Bill لے کے آن، اسّیں نال ہیگے آں،اِہ Bill لے کے آن(نعرہ ہائے تحسین)

MR.SPEAKER: Please, No cross talk.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!پرسوں لیڈی ہیلتھ ورکرز کا احتجاج تھا آج جو باہر نرسیں بیٹھی ہوئی ہیں۔۔۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!"دنیا"نیوز چینل ان کا ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Let him speak. You are not only the member. He is a member also. Be careful.

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!جس طرح رانا ثناء اللہ خان نے کھڑے ہو کر بات کی ہے وہ بڑی اچھی بات کی ہے۔ کاش!یہ اس وقت بھی کھڑے ہو کر بات کرتے جب ہم قبرستان کی بات کر رہے تھے۔یہاں پر صرف 30 بندے ہیں اور وہاں پر لاکھوں لوگ suffer کر رہے ہیں۔ اگر اس پر بھی کھڑے ہو کر بات کرتے اور اس طرف بھی توجہ دیتے جہاں پر لاکھوں families کو اتنی tension ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب تو آگیا ہے۔No point of order۔ پہلی تحریک التوائے کار محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کی تھی اس کا جواب چاہئے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میرے خیال میں جواب الجواب رہنے دیں تو بہتر ہے۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں وہ بات نہیں کرنے جا رہا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میاں اسلم اقبال صاحب کیونکہ بیٹھ گئے ہیں تو اس لئے میں کچھ عرض کرنے کی جسارت کروں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو نرسوں کے حوالے سے بات کی تھی وہ بات کیونکہ میاں صاحب سے پہلے ہو چکی تھی اور اس کا جواب قائد ایوان نے دیا تھا لیکن انہوں نے اس بات کو repeat کرنا شروع کیا تو میں نے سمجھا کہ میں ان کی خدمت میں عرض کر دوں تاکہ ان کا وقت ضائع نہ ہو۔ باقی جہاں تک انہوں نے قبرستانوں کے متعلق بات کی ہے تو ایک قرارداد آج pending ہے اور میں ڈاکٹر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں حکومت جو بھی کر رہی ہے میں بالکل اس کا جواب عرض کروں گا لیکن میاں محمد اسلم اقبال نے ساری باتیں اِدھر اُدھر کی ہیں جو بات میں نے ان سے عرض کی تھی اس کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے sympathetic consideration کے لئے کہا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے کہا دیا ہے بس! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نرسوں کے حوالے سے بات کر رہی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں، مجھے تحریک التوائے کار کا جواب لینے دیں۔ جی، محترمہ راحیلہ انور صاحبہ، شُنیلا رُوت صاحبہ اور ڈاکٹر مراد راس صاحب کی تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 917 کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا گزارش ہے کہ اس کو next week تک pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ابھی جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اس کا notice لیں یہ بات تو ٹھیک نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہو گی میں آج reminder بھجوا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی اس کے بعد آپ کو extension نہیں ملے گی I tell you جی، next week تک pending کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 919 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے، یہ پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا بھی جواب موصول نہیں ہوا۔ گزارش ہے کہ اس کو بھی next week تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: Last extension اس کے بعد نہیں ملے گی. This I tell you جی، pending till next week. اگلی تحریک التوائے کار نمبر 920 بھی انہی کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا بھی جواب نہیں آیا لہذا گزارش ہے کہ next week تک pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: بھائی! یہ کیا مسئلہ ہے، اس طرح کیوں ہو رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ next week میں ان کا جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار نمبر 921 بھی ان کی ہے اور اس کا بھی جواب آنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی،اس کو پڑھیں۔

لاہور میں مرغی کی باقیات سے مضر صحت تیل کو کوکنگ آئل کا رُوپ دے کر کھلے عام فروخت جاری

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!شکریہ۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت پنجاب فوڈ اتھارٹی مختلف اضلاع میں معرض وجود میں آچکی ہے اسی طرح لاہور میں 2۔ جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ کے تحت ضلعی اتھارٹی قائم ہو چکی ہے۔اس کا مقصد یہ ہے کہ صاف ستھری خوراک کو یقینی بنایا جائے۔ ضلع لاہور کے 9ٹاؤنوں میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں اس سلسلے میں اپنا کردار بڑی مستعدی سے ادا کر رہی ہیں۔ مختلف مقامات جہاں پر مردہ جانوروں کی ہڈیاں اور دیگر باقیات کو پگھلا کر صابن وغیرہ بنایا جا رہا ہے وہاں قانونی طور پر کارروائی کی جا رہی ہے۔اس اتھارٹی کی جانب سے محتاط روّیہ برتتے ہوئے ضلع لاہور میں اب تک سات ایسی فیکٹریوں کو seal کیا گیا ہے جو کہ ان جرائم میں ملوث تھیں اور اس طرح کے مواد کو استعمال کر رہی تھیں۔5فیکٹریاں بند روڈ پر واقع ہیں جن کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے کھلے کوکنگ آئل کی فروخت پر پہلے سے ہی پابندی ہے اور اس سلسلے میں تمام فیلڈ ٹیمیں سختی سے پابندی کر رہی ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے کھلا تیل فروخت اور استعمال کرنے کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے اور ضلع لاہور میں 11ایسے مقامات کو seal کر دیا گیا ہے جو کہ کھلا تیل استعمال یا فروخت کر رہے تھے۔

جناب سپیکر: جی،اس کا جواب پڑھا گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 923 محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ اور ڈاکٹر مراد راس صاحب کی طرف سے تھی یہ بھی پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے نمبر 923 کا جواب سنیں۔

دیپالپور کے علاقے بصیرپور اور گردونواح میں متعدد سکولوں کے طلباء وطالبات ٹھنڈے فرش پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ضلع اوکاڑہ بصیرپور روڈ کے گردونواح میں سرکاری سکولوں میں حکومت پنجاب کی طرف سے طلبہ وطالبات کو ضروری تعلیمی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں جن سکولوں میں سہولیات کی کمی ہے اسے بتدریج پورا کیا جارہا ہے تاہم سرد موسم کی شدت کے پیش نظر ضلعی تعلیمی افسران کو چٹھی مورخہ 2014-01-09 کے ذریعے ضروری انتظام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور نہ صرف ضلع اوکاڑہ بصیرپور میں بلکہ پورے پنجاب میں بتدریج جہاں پر ان سہولیات کی کمی ہے انہیں پورا کرنے کے لئے کاوشیں کی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 925/13 میاں محمود الرشید صاحب کی طرف سے تھی اس کا جواب آگیا ہے؟

حکومت پنجاب کی جانب سے لیپ ٹاپ مرمت کرنے والی کمپنی کو معاہدے کی خلاف ورزی پر 230 ملین روپے عائد جرمانے کو معاف کرنے پر انکوائری کا مطالبہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہوگیا ہے اور اس طرح ہے کہ مورخہ 19۔دسمبر 2013 کو روزنامہ "Tribune" میں چھپنے والی خبر کے سلسلے میں عرض یہ ہے کہ لیپ ٹاپ سپلائی کرنے والی کمپنی کے ساتھ کئے گئے معاہدے کے مطابق خلاف ورزی پر متعلقہ کمپنی کو جرمانہ کیا جاسکتا ہے تاہم جرمانے کی رقم تحریراً فائنل نہ ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ ہائرایجوکیشن نے مورخہ 2013-12-28 کو ایک ٹیکنیکل کمیٹی تشکیل دی ہے جو آئی ٹی لیب پراجیکٹ کی طرف سے تجویز کردہ جرمانہ کی رقم کو چیک کر کے finalize کرے گی اور بعد ازاں جرمانہ متعلقہ کمپنی سے وصول کیا جائے گا۔ چونکہ ابھی جرمانہ متعلقہ فرم پر عائد نہیں کیا گیا لہذا اس میں کمی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار نمبر 925 پڑھی گئی ہے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 930 چودھری عامر سلطان کی چیمہ صاحب کی طرف سے ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا گزارش ہے کہ اس کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ Last extension ہے اس کے بعد ٹائم نہیں ملے گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، I am sorry. مجھے یہ مکمل کر لینے دیں اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ایک تو ہمیں آپ نے ولیمہ پر نہیں بلایا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، آپ کا گھر ہے جا کر کھا لیں مجھے کیا کہتی ہیں۔ وہ آپ کا اور آپ کے بھتیجے کا مسئلہ ہے مجھے کوئی پتا نہیں ہے۔ شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر 943 کا جواب آ گیا ہے؟

صوبہ میں کرشنگ کا سیزن شروع ہوتے ہی شوگر مافیا اور مڈل مین کسانوں کو لوٹنے میں مصروف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس کا جواب پہلے موصول ہو گیا تھا اور پڑھ دیا گیا تھا۔ مزید یہ pending اس لئے رکھی گئی تھی کہ ڈاکٹر صاحب کو district اور Mills-wise detail چاہئے تھی کہ ان کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے تو اس وقت اس کی تمام تفصیل میرے پاس available ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب ٹائم دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ باہر جا کر بیٹھ جانا۔ آپ ذرا اس کا ایوان کا ٹائم بچائیں کیونکہ بہت short time ہے اور ہمارے پاس ابھی کافی تحاریک التوائے کار ہیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ نے بھی اس کا سختی سے notice لیا تھا، کسانوں کا استحصال ہوتا ہے اور اس ملک پر مافیا کی حکمرانی ہے۔ اس میں شوگر مل مافیا ہے، اخبار مالکان مافیا۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر بحث نہیں ہو سکتی ہے، آپ جواب پڑھ لیں اور اگر آپ مطمئن نہیں ہوں گے تو پھر میں دیکھوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا جواب ایوان میں آنا چاہئے تاکہ اس ایوان کو پتا چلے کہ شوگر مافیا کیا کرتا ہے؟۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میرے پاس مکمل districtاور Mills-wise تفصیل موجود ہے کہ ان کے خلاف کتنی شکایتیں موصول ہوئیں، ان کے خلاف کتنی کارروائی ہوئی ہے، کتنے ان پر جرمانے ہوئے اور کتنے اڈوں کو سیل کیا گیا۔ میں جواب ایوان کی میز پر رکھ دیتا ہوں، ڈاکٹر صاحب آکر دیکھ لیں اور اگر مزید کسی وضاحت کی ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ ضرور پیش کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی یہ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 943 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 14/2 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ، محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ اور محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کی طرف سے تھی۔ اس سے پہلے میاں محمود الرشید صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 14/1 ہے۔ اس کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب والا! تحریک التوائے کار نمبر 14/1 کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھ دیں۔

لاہور میں موہنی روڈ پر واقع کوارٹرز عملہ کی ملی بھگت سے نیلام کرنے کی سازش سے عوامی حلقوں میں تشویش

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب والا! یہ بات درست ہے کہ موہنی روڈ پر 164 کوارٹر، بادامی باغ ایریا میں 64 کوارٹر اور ٹیمپل روڈ پر 16 کوارٹر جن کا رقبہ ڈیڑھ مرلہ سے دو مرلہ ہے۔ یہ تمام کوارٹر 1950 کی دہائی میں مہاجروں کو پانچ سے سات روپے ماہانہ کرایہ پر دیئے گئے تھے۔ یہ تمام کرایہ داران 1980 سے کرایہ نہیں دے رہے لہذا لینڈ ایکٹ 1998 کے بعد اب

کرایہ وصول نہیں کیا جا سکتا۔ محکمہ ایل ڈی اے کی مجاز اتھارٹی یہ سمجھتی ہے کہ ان کرایہ داران کو بے دخل کرنا ممکن نہ ہے لہذااس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو2012 میں ایک سمری ارسال کی گئی جس میں ان کرایہ داران کو مالکانہ حقوق دینے کی استدعا کی تھی لیکن بعض تکنیکی وجوہات کی بناء پر سیکرٹری قانون پنجاب نے اس پر یہ رائے دی کہ اس سمری کو مسترد کیا جائے کیونکہ یہ قوانین اور قاعدے کے مطابق نہیں ہے۔اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ درج بالا کوارٹروں کو نیلام کرنے کے لئے ایل ڈی اے نے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو کوئی سمری نہیں بھیجی۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کوdispose ofکیا جاتا ہے۔اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 2/14کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب والا! تحریک التوائے کار نمبر 2/14 کا تفصیلی جواب موصول نہیں ہوا ہے اس لئے ہم نے محکمے سے کہا ہے کہ اس کا تفصیلی اور درست جواب بھجوایا جائے لہذا استدعا ہے کہ اس تحریک کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے مؤخر کر دیا جائے۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے مؤخر کیا جاتا ہے، تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔اب ہم غیر سرکاری اراکین کی کارروائی شروع کرتے ہیں،آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔مسودہ قانون،مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آصف محمود:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

راولپنڈی کے مشہور و معروف بازار ٹینچ بھاٹا میں وارداتوں میں اضافہ

جناب آصف محمود:شکریہ۔جناب سپیکر!میں آپ کی توجہ انتہائی اہم نوعیت کے معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں،اس وقت جناب وزیر قانون بھی بیٹھے ہوئے ہیں،میں نے پچھلے اجلاس کے آخری دن بھی بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مجھے اجازت نہیں ملی تھی۔اب میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ راولپنڈی میں ٹینچ بھاٹا بازار جو کہ وہاں کا کافی مشہور و معروف بازار ہے جہاں پر لیڈیز شاپنگ کرتی ہیں۔ اس کے ارد گرد کی جو ملحقہ آبادیاں ہیں وہاں پر ایکseries of dacoitiesاور راہزنی کی وارداتیں

اس قدر بڑھی ہوئی ہیں کہ ایک ایک دن کے اندر دو دو، تین تین وارداتیں ہو رہی ہیں اور بڑی continuously ہو رہی ہیں۔ میں نے اس سلسلے میں انتظامیہ سے بھی بارہا بات کرنے کی کوشش کی، concerning police officers سے بھی بات کرنے کی کوشش کی لیکن ابھی تک اس کی طرف کسی کی توجہ مبذول نہیں ہوئی۔ اس بازار کے اندر کوئی ٹریفک وارڈن ہوتا ہے نہ ہی اس کی سکیورٹی کے لئے کوئی پلان ہے لہذا وہاں پر بہت بڑی دہشت گردی کا اندیشہ ہے کیونکہ اس بازار میں بڑا ہجوم اور رش ہوتا ہے اور یہ پورے ایشیاء کا ایک مشہور بازار ہے۔ میں آپ کے توسط سے جناب وزیر قانون کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہوں گا کیونکہ آئے دن تین سے چار وارداتیں اسی بازار کے اندر ہوتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بازار کا نام تیزی میں لے گئے ہیں۔

جناب محمد آصف: ٹیپنج بھاٹا بازار۔

جناب سپیکر: ٹیپنج بھاٹا بازار؟

جناب محمد آصف: جی، ٹیپنج بھاٹا۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ متعلقہ پولیس افسران کو اس سلسلے میں ہدایات دیں کیونکہ اس سے چھوٹے دکاندار بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں even علاقے کے اندر جتنے تنور والے ہیں وہ بھی سارے لٹ چکے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی اس سلسلے میں وزیر قانون سے میٹنگ کرواتے ہیں، وزیر قانون صاحب! ان کی بات غور سے سن لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پھر آپ یہ نہیں کروانا چاہتے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کی بات مکمل ہو گئی ہے۔ الحمد للہ میں آپ کو اس سلسلے میں تحسین پیش کرتا ہوں کہ جو current issues ہوتے ہیں اس پر آپ بات کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور جب Assembly in session ہوتی ہے تو اس سے عوام کے اندر اسمبلی کا وقار بھی بلند ہوتا ہے اور عوام کو اسمبلی پر اعتماد بھی ہوتا ہے کہ عوام کے نمائندے وہاں پر عوامی معاملات کو اٹھاتے ہیں۔ جس طرح ابھی نرسوں کا معاملہ یہاں پر آیا تھا اس پر وزیر قانون نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کا نوٹس لے لیا ہے اور چھ دن کے اندر اندر یہ مسئلہ resolve ہو جائے گا۔ میں آپ کے توسط سے یہ گزارش بھی کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اگر یہ direction دے دیں کہ جو action بھی انہوں نے لیا ہے وہ

ایوان کے اندر بھی پیش کر دیا جائے تو اس سے مزید بہتری ہو جائے گی اور اس معزز ایوان کا وقار بھی بلند ہو گا۔اسی طرح یہاں پر صحافیوں کا جو معاملہ ہے، انہوں نے پریس گیلری سے واک آؤٹ بھی کیا ہے کیونکہ اتنے زیادہ صحافی بیک جنبش قلم نکالے گئے ہیں، یہ بات بھی چونکہ ایوان کے اندر آئی ہے اس کے لئے بھی کوئی نہ کوئی via media بننا چاہئے۔اخبار مالکان اور میڈیا مالکان کا جو مافیا ہے یہ ملک کے اندر جو مرضی کرتے رہیں، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چند روز پہلے میں اسلام آباد جا رہا تھا تو راستے میں، میں نے دو اخبارات خریدے ایک اردو کا اخبار تھا اور ایک انگریزی کا Express Tribune تھا۔جب اخبار کی خبریں اور ایڈیٹوریل وغیرہ دیکھ رہا تھا تو ورق گردانی کرتے ہوئے ایک foolscap کا اشتہار میرے سامنے آ گیا۔اس اشتہار کے اندر خواتین کے جو پرس ہوتے ہیں اس کی publicity کے حوالے سے اشتہار تھا اور اشتہار کیا تھا؟ایک خاتون صوفے پر بیٹھی ہے اور اس نے اپنے private parts کو پرس کے ذریعے سے ڈھانپا ہوا ہے۔فوٹو دیکھتے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ خاتون جو ہیں، میں بہت ہی دکھے دل کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں اور خواتین سے یہ گزارش کروں گا کہ ان چیزوں کا ایوان کے اندر نوٹس لیا کریں۔اس صوفے پر جو خاتون بیٹھی تھیں صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ بالکل بے لباس ہے اور اس نے صرف پرس کے ذریعے سے اپنے private parts کو چھپایا ہوا ہے۔یہ جو چیزیں ہیں، اس ملک کے اندر میڈیا مالکان جو بے حیائی پھیلا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر:بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر:اس کا بھی ہمیں proper طریقے سے نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر:جی، ٹھیک ہے۔

تعزیت

ملک کے مایہ ناز قاری غلام رسول (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت

ڈاکٹر سید وسیم اختر:آخری بات میں نے یہ عرض کرنی ہے کہ اس ملک کے مایہ ناز قاری غلام رسول صاحب جنہوں نے بہت سارے students قرأت کے اندر پیدا کئے ہیں اور ان کی اپنی خوبصورت آواز بھی تلاوت کے حوالے سے ایک لمبے عرصہ تک گونجتی رہی ہے ان کا کل انتقال ہو گیا ہے میں یہ request کروں گا کہ ایوان ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

(اس مرحلے پر قاری غلام رسول (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بول لیں لیکن جلدی کریں۔

جناب احمد خان بھچر: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر آپ لکھ کر لائے ہیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب والا! میں ایک سوال کے متعلق بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: سوال کیا ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا ایک سوال نمبر 638 تھا جو محکمہ تعلیم کے بارے میں پیش ہوا تھا، اس میں محکمہ تعلیم کے جتنے بھی ٹیچرز تھے ان کو ریگولر کیا گیا تھا، وزیر تعلیم نے اس پر assurance دلائی تھی کہ ان کو ریگولر کر دیا جائے گا لیکن اس وقت ground reality یہ ہے اور میانوالی کے حوالے سے مجھے پتا ہے کہ میانوالی میں جب اس سلسلے میں رابطہ کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ آپ لوگ ابھی ایڈہاک بنیاد پر ہو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات غور سے سنا کریں، انہوں نے کیا کرتے ہیں، کیا کہا ہے؟ Reporter be careful. جی، بھچر صاحب!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر Assurance Committee کو refer کریں۔ چونکہ جتنی بھی باتیں آتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: سوال نمبر note کریں اور مجھے بتائیں پھر اس کے بعد میں دیکھتا ہوں۔ تشریف رکھیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب والا! میرا سوال نمبر 638 ہے اور محکمہ تعلیم سے متعلق ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: سوال نمبر 638 کو note کریں۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ سب سے پہلے مسودہ قانون ہے۔

مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014. Ch Shahbaz Ahmad may move the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014.

CH SHAHBAZ AHMED: Sir, I move:

> "That the leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014."
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That the leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014."

(The motion was carried.)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس law کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: پھر آپ پہلے کیوں نہیں بولے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں اس وقت بولا تھا۔

جناب سپیکر: اب تو carry ہو گیا ہے۔ شکریہ

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ پرائیوٹ ممبرز بل ہیں، ہمیں انہیں encourage کرنا چاہئے۔ اب یہ بل کمیٹی کے حوالے ہو جائے گا اگر وہاں پر کوئی ممبر اس پر اعتراض کرنا چاہے یا اسے oppose کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: جی، شہباز احمد صاحب! Please introduce the Bill.

مسودہ قانون امتناع شیشہ سموکنگ مصدرہ2014

CH SHEHBAZ AHMED: Mr Speaker! I introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 has been introduced in the House under rule 90(4) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Under rule 94, it is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within one month.

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: جی، مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ۔ مورخہ 11۔ فروری2014 کے ایجنڈے سے زیرالتواء رکھی گئی قرارداد، ہم پہلے مورخہ 11۔فروری2014 کے ایجنڈے سے زیرالتوار کھی گئی قرارداد لیتے ہیں۔ یہ قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے تھی۔ وہ اسے پیش کر چکی ہیں اس قرارداد کو pending کیا گیا تھا۔ محرک اپنی قرارداد کے حق میں کوئی documentary proof دینا چاہتے ہیں تو لائیں اور پھر وہ document وزیر قانون کو پیش کریں۔

صوبہ میں تدفین کے لئے مفت قبر کی فراہمی کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب سپیکر! چونکہ یہ قرارداد میں نے پیش کی تھی اس لئے میں اس میں تھوڑی سی بات بھی کرنا چاہوں گی اور میں ثبوت بھی ساتھ لے کر آئی ہوں تاکہ دکھا سکوں۔ یہ بہت زیادہ important موضوع ہے، اس میں میرا کوئی ذاتی فائدہ نہیں بلکہ یہ عام آدمی کے right کے لئے ہے۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس میں تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: آپ نے ادھر کوئی documents دینے تھے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جی، بالکل، میں ثبوت کے لئے documents ساتھ لے کر آئی ہوں تاکہ آپ کو دکھا سکوں۔ میں پہلے تو آپ کی اجازت سے ایک شعر پڑھنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: میرے لئے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں اس کے متعلق ایک شعر پڑھنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: میں نے کہا کہ میرے متعلق پڑھنا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا:

ٹھکانا قبر ہے کچھ تو کر عبادت اقبال
روایت ہے کہ خالی ہاتھ کسی کے گھر جایا نہیں کرتے

جناب سپیکر! In short مطلب یہ ہے کہ ہم سب کا ٹھکانا قبر ہی ہے اور اگر ہم اپنی قبر کی فکر نہیں کرتے، بے شک ہم نشیمن ہاؤس بنا کر لوگوں کو بانٹیں چونکہ موت تو یقینی ہے امیر نے بھی مرنا ہے اور غریب نے بھی مرنا ہے لیکن ایسی کیا وجہ ہے کہ حکومت اس چیز کو ensure نہیں کر سکتی کہ ایک بندے کو مرنے کے بعد قبر کے لئے جو دو گز جگہ درکار ہوتی ہے کم از کم اسے وہ حق دیں اور وہ قبر حکومت کے ذمہ ہے کہ ہر انسان کو ملنی چاہئے۔ میرے پاس documentary ثبوت ہیں، ایک ویڈیو بھی ہے اور ساتھ چٹیں بھی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کچی قبر کا سات ہزار روپیہ، پکی قبر کا بیس ہزار روپیہ اور اگر سوسائٹی کی بات کریں تو ڈیفنس کی قبر کا ایک لاکھ روپیہ ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ یہ documents لاء منسٹر صاحب کو بھجوا دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جی، میں بھجوا رہی ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ ان کو بھجوائیں۔ اگر documents صحیح ہوں گے تو پھر دیکھیں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: .let her speak جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اگر لاء منسٹر صاحب اسے reject کرنا چاہیں تو ان کی مرضی لیکن میں آج اس کا فیصلہ لینا چاہتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ اس مسئلے پر ایوان میں ووٹنگ کروالیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر قائد حزب اختلاف کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ لاہور کے مختلف قبرستانوں کے بارے میں بہت عرصے سے لوگوں کی شکایات تھیں۔۔۔

جناب سپیکر: میرے محسن، میرے محترم! آج صبح سوالات میں اس پر بہت سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے۔ آج وقفہ سوالات میں اسے لیا گیا ہے انہوں نے assurance بھی دلوائی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! sorry کہ آپ کو interrupt کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو floor دیا ہوا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آج میں جب سے ایوان میں آیا ہوں قبریں قبریں ہو رہی ہیں آج کا تو سارا اجلاس قبروں کے حوالے سے ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! میں نے قائد حزب اختلاف کو floor دیا ہے ابھی میں ان کی بات سنوں گا۔ مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں کچھ رسیدیں لے کر آیا ہوں جن میں پہلی رسید سات ہزار چھ سو روپے کی ہے دوسری رسید میں چار ہزار چھ سو روپے ہیں اور تیسری رسید میں سات ہزار چھ سو روپے ہیں۔ میں یہ رسیدات وزیر قانون کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف نے رسیدیں وزیر قانون کو بھیجیں)

جناب سپیکر: آپ کے پاس اس کے اور ثبوت بھی ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ایک عام آدمی کا مسئلہ ہے اور ہمارے ہاں کچھ اس طرح کی روایات ہیں کہ آج کے دور میں غریب کے لئے مرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ موت پر جس طرح کے ہمارے رسم و رواج ہیں جیسے یہ قل ہے یہ ختم ہے، قبر کھودنے سے پہلے وہاں پر جھگڑا ہوتا ہے کہ آٹھ ہزار روپیہ دیں گے اور پانچ ہزار روپے کی رسید کٹوائیں گے تو یہاں پر قبر کھود سکتے ہیں ورنہ آپ قبر نہیں کھود سکتے۔ یہ ایک نہیں بلکہ میں نے پچھلے دس دنوں میں درجن بھر قبرستانوں کے اندر لوگوں کو بھیج کر پوری تحقیقات کی ہیں۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ 17۔ اپریل 2012 کو اسی ایوان کے اندر یہ بات ہوئی کہ دس نئے قبرستانوں کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی، 21۔ جنوری 2013 کو وزیر اعلیٰ نے ایک

اجلاس بلایا اور اجلاس کے بعد ایک ارب روپے کے فنڈز جاری کرنے کا اعلان ہوا کہ لاہور کے اندر دس قبرستان بنائیں گے اور ہر قبرستان دو ہزار کنال پر مشتمل ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ اب پورا لاہور acquisition پر ہے اور ایل ڈی اے پورے لاہور کو acquire کر رہا ہے۔ بارڈر ایریا سے لے کر مانگا منڈی تک تمام دیہاتوں کے اندر باقاعدہ یہ announce کر دیا گیا ہے کہ رجسٹریاں نہیں ہوں گی اور فردیں جاری کرنا بند کر دیں اور راوی زون کے نام سے لاکھوں ایکڑ اراضی acquire کی جا رہی ہے۔ ڈی ایچ اے بارڈر تک جا پہنچا ہے اب ادھر کوئی زمین نہیں ہے، ادھر آپ قصور روڈ پر چلے جائیں تو مصطفیٰ آباد للیانی تک یہی کیفیت ہے۔ خدارا یہ اتنا اہم مسئلہ ہے اور اس میں پورے لاہور کے اندر جو اندھیر نگری مچی ہوئی ہے کہ باضابطہ کوئی management نہیں ہے، کوئی کمیٹی نہیں ہے کوئی انتظامیہ نہیں ہے جو یہاں کے مسائل کو regularize کرے۔ بعض قبرستان جرائم کے اڈے بنے ہوئے ہیں وہاں پر نشئی، بھنگی، ڈاکو اور جرائم پیشہ لوگوں نے اپنی آماجگاہیں بنائی ہوئی ہیں۔ میری وزیر قانون سے درخواست ہے کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اگر اس میں مزید بھی depth میں جا کر کوئی بات کرنی ہے تو آپ اس پر کوئی پارلیمانی کمیٹی بنا دیں اس میں اپوزیشن کے بھی ایک دو لوگوں کو ڈالیں جو اس پورے مسئلے کو دیکھے۔ یہ ڈیڑھ کروڑ شہر کی آبادی کا بہت ہی گھمبیر اور بہت ہی اہم مسئلہ ہے اس پر سنجیدہ کوشش ہونی چاہئے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے جنوری 2013 میں جو ایک ارب روپے کے فنڈز کا announce کیا تھا اگر وزیر قانون کے پاس اس کا کوئی جواب ہے تو اس سے بھی ایوان کو مطلع کریں وگرنہ آئندہ مستقبل میں اس حوالے سے یہاں پر حکومت یقین دہانی کرائے کہ غریب اور عام آدمی کے لئے قبر کی جگہ ہر فرد کو مفت مہیا کی جائے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو انکار نہیں کر سکتا۔ یہ میرے لئے بہت مشکل مسئلہ ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب مجھے باباجی کا ایک منٹ کے لئے پوائنٹ آف آرڈر سن لینے دیں۔ جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ اور وزیر قانون کا بھی شکریہ کہ مجھے موقع عنایت فرمایا ہے۔

جناب سپیکر:پوائنٹ آف آرڈر ہی ہونا چاہئے۔

میاں محمد رفیق:جی، جب یہ قرارداد پیش ہوئی تو اس پر میں نے اضافہ کے لئے یہ تجویز پیش کی تھی کہ پختہ قبریں بنانے پر پابندی لگادی جائے۔

جناب سپیکر:نہیں، نہیں۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!مجھے بات تو کر لینے دیں پھر فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر:یہاں controversial بات نہیں ہونی چاہئے۔

میاں محمد رفیق:میں نے اس کے لئے یہ توضیح پیش کی تھی کہ ایسا وقت بھی آئے گا کہ قبروں کے لئے جگہ نہ ملے گی۔میں بہادر شاہ ظفر کا ایک شعر پیش کرنا چاہوں گا:

کتنا بد نصیب ہے ظفر دفن کے لئے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

جناب سپیکر:آپ کی مہربانی۔

سردار محمد جمال خان لغاری:جناب سپیکر!میں ایک انتہائی اہم معاملہ کو point out کرنا چاہتا ہوں کیونکہ رانا ثناء اللہ صاحب تشریف رکھتے ہیں اور انہی سے متعلقہ یہ معاملہ ہے۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

سردار محمد جمال خان لغاری:جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ ہر پاکستانی کا آئینی حق ہے کہ وہ اپنے جان و مال کی حفاظت کرے۔پاکستان کے تین صوبوں میں غیر ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنسوں کے اجراء سے اس حق کی ادائیگی کی جا رہی ہے۔ان صوبوں میں مکمل پڑتال کرنے کے بعد غیر ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنسوں کا اجراء ہو رہا ہے۔پنجاب کے اندر شہری اپنے جان و مال کی حفاظت نہیں کر پا رہے کیونکہ یہاں پر کافی عرصے سے غیر ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنسوں پر پابندی لگی ہوئی ہے۔میری استدعا ہے کہ وزیر قانون بیان فرمائیں کہ کیا یہ پابندی ختم کی جا رہی ہے یا بدستور جاری رہے گی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! میں پہلے اس قرارداد سے متعلق عرض کروں گا۔قبرستانوں کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ تقریباً پچانوے فیصد قبرستانوں کی جگہ حکومت فراہم کرتی ہے۔تمام دیہات میں سرکاری اراضی یا

شاملات دیہہ میں سے قبرستانوں کے لئے زمین مختص کی جاتی ہے اور آج تک دیہات کے باسیوں سے قطعی طور پر ایک روپیہ بھی وصول نہیں کیا گیا۔ تمام کی تمام جگہ مفت دی گئی ہے اور اگر اس میں کوئی extensionہوتی ہے یا مزید جگہ شامل کی جاتی ہے تو وہ بھی free of costہوتی ہے۔اسی طرح شہروں میں بھی جہاں پر جگہ موجود تھی وہاں قبرستان بنے ہوئے ہیں اور حکومت نے ان قبروں کے لئے کبھی بھی کوئی قیمت وصول نہیں کی ہے۔ باقاعدہ ریونیو ریکارڈ کے مطابق وہ جگہ مفت دی گئی ہے۔اسی طرح پرائیویٹ سوسائٹیوں میں خواہ وہ ڈی ایچ اے یا کوئی اور ہو ان تمام کے لئے حکومت کی یہ شرط شامل ہے کہ جب وہ اپنی سوسائٹی کا نقشہ بنائیں گے تو اس میں پارکس، سڑکوں، قبرستان اور دوسری ضروریات کے لئے مفت جگہ چھوڑیں گے اس جہاں تک حکومت کی ذمہ داری کا تعلق ہے تو حکومت اس معاملے میں کوئی رقم chargeنہیں کر رہی اس لئے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ حکومت قبر کے لئے جگہ مفت دے۔ حکومت تو پہلے ہی قبروں کے لئے مفت جگہ دے رہی ہے اور آج تک تمام قبرستانوں کو جگہ chargesکے ساتھ نہیں بلکہ without chargesدی گئی ہے۔اب اس کے بعد اگلا سوال جو کہ محترم قائد حزب اختلاف کی ان رسیدات سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔یہ ایک رسید قبرستان کمیٹی علامہ اقبال ٹاؤن کی ہے، دوسری رسید قبرستان کمیٹی کریم بلاک کی ہے اور اسی طرح سے مزید رسیدیں بھی ہیں۔یہ اس طرح سے ہے کہ جس طرح لوگ اپنے محلے یا علاقے میں مسجد بناتے ہیں۔ مسجد بنانے کے بعد ہر جمعہ کو ایک طریق کار کے مطابق چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے جس سے مؤذن کی تنخواہ، بجلی کا بل، صفائی، مسجد کی دیکھ بھال اور دوسرے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔اسی طرح سے قبرستانوں کی دیکھ بھال کے لئے وہاں کے لوگوں نے اپنے طور پر privatelyقبرستان کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں۔اب یہ کمیٹیاں غیر رجسٹرڈ ہیں اور حکومت سے کوئی کمیٹی رجسٹرڈ نہیں ہے۔انہیں قطعی طور پر کوئی اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ قبرستان کی دیکھ بھال کے لئے چندہ وصول کریں۔اب چاہئے تو یہ کہ اس محلے میں جو لوگ صاحب حیثیت ہیں وہ یہ اخراجات برداشت کریں کیونکہ یہ بھی ایک نیک عمل ہے۔اس میں خیرات، صدقات اور زکوٰۃ کے پیسے خرچ کئے جا سکتے ہیں لہذا جو لوگ دے سکتے ہیں وہ دیں اور جو نہیں دے سکتے انہیں ان chargesسے مبرا قرار دے دیا جائے۔اصل میں یہ بات لوکل levelپر manageکرنے والی ہے۔ مثال کے طور پر یہ جو قبرستان کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں یہ اسی علاقے کے معززین پر مشتمل ہوں گی۔اگر اب حکومت ان لوگوں کے خلاف مقدمات درج کرنا شروع کر دے اور ان کو اس معاملے میں پکڑنا شروع کر دے تو یہ کوئی مناسب عمل نہیں ہوگا۔یہ کمیٹیاں privately بنی ہوئی ہیں،ان کی حکومت سے کوئی رجسٹریشن

ہے اور نہ ہی حکومت سے منظوری لی گئی ہے۔ان معاملات کو local leve پر manage کرنا چاہئے اور ایسا ہوتا بھی ہے۔اگر ایک علاقے میں مسجد بنی ہوئی ہے تو اس علاقے کے صاحب حیثیت لوگ لاکھوں روپے بھی مسجد کے لئے چندہ دے دیتے ہیں اور ایک غریب آدمی کچھ بھی نہیں دیتا لیکن اسے مسجد میں نماز یا جمعہ پڑھنے سے کوئی روکتا تو نہیں۔یہی صورتحال قبرستانوں میں ہونی چاہئے۔تاہم اگر معزز قائد حزب اختلاف یہ چاہتے ہیں تو میں ان کی ذاتی شکایت پر ان قبرستان کمیٹیوں کے خلاف جن کی رسیدات مجھے دی گئی ہیں تھانے میں مقدمات درج کروا دیتا ہوں اور پھر اس کو محترم قائد حزب اختلاف pursue کر لیں۔میری ان سے گزارش ہے کہ یہ معاملہ اس طرح سے حل کرنے یا حکومت کی مداخلت کرنے کا نہیں ہے۔یہ انتظام علاقے کے لوگ privately اپنے طور پر کرتے ہیں۔علاقے کے صاحب حیثیت لوگ ضرور خرچ کریں اور جو صاحب حیثیت نہیں ان سے یہ رقم قطعی طور پر نہیں لینی چاہئے۔قائد حزب اختلاف یا محترمہ نے جس قسم کی بات کی ہے کہ وہاں پر لڑائی جھگڑا ہوا ہے، کسی سے زبردستی پیسے وصول کئے گئے ہیں یا کسی کو میت دفن کرنے سے منع کیا گیا ہے تو ہم اس بارے میں پولیس کو ایک circular جاری کر دیتے ہیں کہ کسی فرد کو کسی بھی بنیاد یا عُذر پر تدفین سے نہیں روکا جائے گا اور اگر کوئی روکے گا تو وہ جرم کا مرتکب ہو گا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واقعی جرم ہے۔اگر کسی کو تدفین کے لئے کوئی روکے تو وہ متعلقہ تھانے میں شکایت کرے۔میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس بارے میں مزید گہرائی میں نہیں جانا چاہئے۔میں یہی گزارش کروں گا کہ محترمہ سعدیہ سہیل رانا میری اس یقین دہانی اور ان گزارشات کے بعد اپنی قرارداد کو withdraw کر لیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!میں اس حوالے سے صرف دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔رانا ثناء اللہ صاحب نے تدفین کے لئے صرف پیسوں کے issue کے حوالے سے بات کی ہے۔قبرستان کا مسئلہ بہت بڑا ہے جس پر آج بہت بحث ہو چکی ہے اور میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا۔رانا ثناء اللہ صاحب کو چاہئے کہ اس پر فوراً ایک کمیٹی بنائیں۔وہ کمیٹی دیکھے کہ یہ معاملات کس طرح resolve ہونے ہیں۔صرف یہ issue نہیں کہ قبروں کے لئے پیسے لئے جا رہے ہیں بلکہ جگہ بھی نہیں ہے اور ایک قبر پر تین سے لے کر دس دس قبریں بنائی جا رہی ہیں۔یہ بہت بڑا issue ہے۔پورے شہر کا مسئلہ ہے۔آپ نے آج ساری تفصیل سُنی اور تقریباً لاہور کی نوے فیصد سے زیادہ آبادی کو یہ مسئلہ درپیش ہے۔لوگ عزت دار طریقے سے اپنے رشتہ دار کو دفن نہیں کر سکتے۔صرف پیسوں کا issue نہیں بلکہ جگہ کا مسئلہ اس سے زیادہ سنگین ہے۔پیسوں کا اتنا بڑا issue نہیں جتنا کہ جگہ کا ہے۔حکومت پنجاب کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ ہم

نے لاہور کے چاروں اطراف میں قبرستان کے لئے جگہ مختص کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔اس بارے میں کمیٹی بیٹھے اور فوراً فیصلہ کیا جائے کہ تدفین کے لئے کیا انتظام کرنا ہے؟اس طرح خالی باتیں کرنے سے لوگوں کو ریلیف نہیں مل سکتا۔میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دیں۔میں اس کمیٹی میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر:اس میں کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں۔آپ نے جو بات کہی وزیر قانون نے اس کا noticeلیا ہے۔وزیر قانون تمام تھانوں کو یہ ہدایت جاری کریں کہ اگر کوئی زبردستی کسی کو تدفین سے منع کرے تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے اور اگر کوئی voluntarily payکرے تو پھر ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!اگر یہ ایوان کوئی سفارش کرنا چاہتا ہے تو ایک بے حد ضروری قرارداد ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس قرارداد کو کیوں withdrawکیا جائے؟جبکہ مسائل ہیں اور مختلف issuesہیں اگر یہ ایوان اس قرارداد کو پاس کر دیتا ہے تو وزیر قانون جو بات کر رہے ہیں اس قرارداد سے اُن کی بات کو strengthملے گی۔

جناب سپیکر:جی،رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! اس قرارداد میں ہے کہ حکومت تدفین کے لئے مفت جگہ فراہم کرے تو میں نے گزارش کی ہے کہ تدفین کے لئے جگہ تو پہلے ہی مفت فراہم ہو رہی ہے یہاں جگہ کا تو مسئلہ نہیں ہے۔ جس قبرستان کے ساتھ سرکاری جگہ availableہے میں ڈاکٹر مراد راس صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت وہ جگہ فراہم کرنے کو تیار ہے لیکن جو قبرستان آبادی میں بالکل surroundedہو گئے ہیں تو اب وہاں آبادی گرا کر تو قبرستان کے لئے جگہ فراہم نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر:اگر کوئی بندہ voluntarilyکوئی پیسا دیتا ہے تو اُس کو کوئی منع نہیں کر سکتا اور اگر زبردستی کوئی پیسا مانگے گا تو اُس کے لئے میں نے وزیر قانون سے کہہ دیا ہے کہ آپ اُس کا تدارک کریں۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!حکومت لاہور شہر سے باہر کہیں بھی قبرستان کے لئے جگہ دے دے تو لوگ اپنے عزیزوں کی میتوں کو وہاں پر لے جانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر:ڈاکٹر صاحب!میری بات سُنیں آپ اس معاملہ کو issueنہ بنائیں۔اگر آپ اس قرارداد کو واپس لینا چاہتے ہیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے ورنہ مجھے تو put questionکرنا پڑے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ اس قرارداد کو put کریں، اس پر ووٹنگ کرائیں تاکہ لاہور میں رہنے والے لوگوں کو پتا چلے کہ حزب اختلاف نے قبر کی فراہمی کے لئے قرارداد پیش کی جس کی مسلم لیگ (ن) والے مخالفت کر رہے ہیں۔ اگر یہ قرارداد turned down ہوتی ہے تو ٹھیک ہے۔ یہ کوئی بات ہے کہ ہم ایک common بات کر رہے ہیں اور رانا ثناء اللہ خان دیہاتوں کو لے کر بیٹھ گئے ہیں۔ اس لاہور شہر کے اوپر پورے پنجاب سے اتنا پریشر ہے، کراچی سے لوگ یہاں پر آ رہے ہیں، بلوچستان سے لوگ یہاں پر آ رہے ہیں اور یہاں پر لوگوں کا حقیقی معنوں میں مسئلہ ہے۔ رانا ثناء اللہ خان اس مسئلہ کو نہیں سمجھ رہے جبکہ ان کے لاہور کے اپنے ایم پی ایز بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ بہت شدید مسئلہ ہے جس پر ہم نے ایک قرارداد دی ہے جو گورنمنٹ کو strength فراہم کرے گی۔ آپ اس قرارداد کو put کر کے رائے شماری کرا لیں کہ قبر کی جگہ کی مفت فراہمی کے لئے مسلم لیگ (ن) کی حکومت اگر oppose کرتی ہے تو لاہور کے لوگوں کو پتا چلنا چاہئے کہ کس نے oppose کیا ہے اور کون اس کے لئے بات کر رہا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! انہوں نے قبر کے 10 ہزار روپے کے لئے شور مچایا ہوا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ۔ No cross talk. Please no cross talk. جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے کہ آپ نے دیہات کو بیچ میں شامل کر لیا ہے، ہم تو لاہور کی بات کر رہے ہیں لیکن اُن کی قرارداد میں ایسا نہیں ہے۔ قرارداد کے اندر انہوں نے صوبہ بھر کی بات کی ہے۔

MR SPEAKER: I am going to put this question now.

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"صوبہ بھر کے قبرستانوں میں تدفین کے لئے مفت قبر کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کے نعرے)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد شیخ اعجاز احمد صاحب کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

کھلونا نما اسلحہ پر پابندی کا مطالبہ

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اس ایوان کی رائے ہے کہ:

"معصوم بچوں کے اندر اسلحہ کے رجحان میں کمی کے لئے کھلونا نما پستول، بندوق اور کلاشنکوف وغیرہ بنانے، فروخت کرنے اور درآمد پر پابندی عائد کی جائے تاکہ آئے روز بچوں سے اچانک گولی چل جانے کے واقعات میں انسانی جانوں کے ضیاع کو روکا جاسکے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی ہے کہ:

"معصوم بچوں کے اندر اسلحہ کے رجحان میں کمی کے لئے کھلونا نما پستول، بندوق اور کلاشنکوف وغیرہ بنانے، فروخت کرنے اور درآمد پر پابندی عائد کی جائے تاکہ آئے روز بچوں سے اچانک گولی چل جانے کے واقعات میں انسانی جانوں کے ضیاع کو روکا جاسکے۔"

وزیر صنعت (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر صنعت (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ موجودہ قوانین کے تحت اس قسم کے کھلونے بنانا جس میں پستول، کلاشنکوف اور بندوق وغیرہ ہو کسی بھی انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ چائنا، کوریا، تائیوان اور جاپان سے کھلونے پاکستان میں آتے ہیں۔ پاکستان میں اور خصوصی طور پر پنجاب میں کوئی ایسا معاملہ سامنے نہیں آیا کہ ان کھلونوں کی وجہ سے کسی نے اصلی پستول، بندوق یا کلاشنکوف چلا دی ہو۔ اس طرح کے کھلونے تفریح کی شکل اختیار کر گئے ہیں ہماری فلموں اور ویڈیو پروگراموں میں کھلونوں کی لڑائی، جھگڑا اور ان کھلونوں کو چلایا جاتا ہے لہذا ہم اس سلسلہ میں کوئی پابندی لگا سکتے ہیں اور نہ ہی اس کی وجہ سے کوئی جانی یا مالی نقصان ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر کوئی اور اس طرح کا معاملہ ہے تو میرے خیال میں اگر اس کو قومی اسمبلی میں اُٹھایا جائے تو زیادہ بہتر ہے لہذا میرے خیال کے مطابق ایسے کھلونوں پر کوئی پابندی لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ شکریہ

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! وزیر صنعت میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ یہ وزیر صنعت ہیں۔ ان کو اس طرح کا جواب دینے کی اس لئے ضرورت پڑی کہ میری اس قرارداد کی وجہ سے یہ اپنی انڈسٹری کو شاید ڈوبتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ اس قرارداد کے پیچھے spirit یہ ہے کہ سوسائٹی میں بچوں کے اندر ایک aggression پایا جاتا ہے۔ جب بچے ماں باپ سے پیسے لیتے ہیں تو اس کے بعد سیدھے جنرل سٹور یا ڈیپارٹمنٹل سٹور پر جاتے ہیں وہاں سے وہ اسلحہ خرید کر لاتے ہیں۔ وہ معصوم بچے ہوتے ہیں وہ اصل اسلحہ نہیں لے کر آتے کھلونا لاتے ہیں لیکن وہ ایک weapon لے کر آتے ہیں اور آج کل اتنے جدید weapons کھلونوں کی صورت میں بن رہے ہیں۔ ان میں باقاعدہ سارا سسٹم دیا گیا ہے، ان میں bullets ڈلتی ہیں، اس کے بعد بچے چیمبر میں bullets چڑھاتے ہیں اور اس کے بعد ایک دوسرے پر فائر کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ معصوم بچے ہیں جیسے کسی نے کہا تھا کہ معصوم بچے سبز کونپل کی مانند ہوتے ہیں۔ اگر ان کو اس معصومیت میں جو سکھایا جاتا ہے وہ سیکھ جاتے ہیں جیسے آپ ایک vine گھر میں لگاتے ہیں تو اس کو آپ آگے پیچھے کر سکتے ہیں لیکن ایک پودا جب تن آور درخت بن جاتا ہے تو پھر آپ اس کو modify نہیں کر سکتے اس کو پھر کاٹنا پڑتا ہے۔ میں نے جب یہ قرارداد اس ایوان میں پیش کی تو میں بہت سوچ سمجھ کر اسے اس ایوان میں لایا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ پورے ایوان کا انشاء اللہ اس میں consensus آنا چاہئے کہ یہ قرارداد اس لئے ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اسلحہ سے پاک culture دیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اور بہت سے کھلونے ہیں جیسے چھوٹی گاڑیاں اور دوسرے کھلونے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا گاڑیوں کے حادثات نہیں ہوتے؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! حادثات ہونا علیحدہ بات ہے لیکن میں اس پر جو arguments دے رہا ہوں وہ یہ ہیں کہ آئے روز واقعات ہوتے ہیں کہ جب بچے کھلونا پستول لیتے ہیں اور اس کے بعد گھروں میں جو weapons ہوتے ہیں پھر وہ اصلی پستول بھی نکال لیتے ہیں جن سے حادثات ہوتے ہیں۔ میں نے یہ قرارداد اس لئے پیش کی ہے اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ جہاں پر دہشت گردی کا ایک ناسور ہمارے ملک میں پل رہا ہے وہاں ہم دوسرے ممالک اور دوسری اقوام کو یہ پیغام دیں کہ ہمارا ملک بڑا peaceful اور امن پسند ملک ہے۔

جناب سپیکر: اگر ان کو ہر چیز کا پتا ہو اور آپ کو کسی چیز کا پتا نہ ہو تو پھر آپ کیا کریں گے؟

شیخ اعجاز احمد: جی۔

جناب سپیکر: آپ جن کا ذکر کر رہے ہیں ان کو تو ہر چیز کا پتا ہو گا اور آپ کو کسی بات کا ہی پتا نہ ہو تو پھر آپ کیا کریں گے ؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! وہ ایک الگ اور علیحدہ debate ہے۔ اگر آپ کہیں گے تو میں اس پر بھی debate کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: میں قرارداد کے حوالے سے ابھی question put کرتا ہوں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! آپ queston put کریں۔ اس پر ایوان کی رائے آ جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ معصوم بچوں کے اندر اسلحہ کے رجحان میں کمی کے لئے کھلونا نما پستول، بندوق اور کلاشنکوف وغیرہ بنانے، فروخت کرنے اور درآمد پر پابندی عائد کی جائے تاکہ آئے روز بچوں سے اچانک گولی چل جانے کے واقعات میں انسانی جانوں کے ضیاع کو روکا جا سکے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ صاحب جان بوجھ کر باہر چلے گئے ہیں۔ انہیں پتا تھا کہ اس قرارداد پر انہیں شکست ہونی ہے تو وہ باہر چلے گئے ہیں۔ اگر وہ یہاں ہوتے تو زیادہ مزہ آتا۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں معزز ایوان میں تشریف فرما تمام ممبران کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے unanimously یہ قرارداد منظور کی۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک انتہائی اہم قرارداد ہے میں اس کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! لاء منسٹر صاحب ابھی آ جائیں گے تو بات کر لیجئے گا۔ اگلی قرارداد جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کی ہے۔ جی، کھگہ صاحب! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

رہائشی سکیموں کے اشتہارات کے ساتھ حکومتی سرٹیفکیٹ شائع کرنے کا مطالبہ

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عوام الناس کو دھوکا دہی سے بچانے کے لئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مختلف رہائشی سکیموں کی جانب سے لوگوں کو مرعوب کرنے کی غرض سے اخبارات میں جو پُرکشش اشتہارات دیئے جاتے ہیں، ان اشتہارات میں حکومت کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ بھی شائع کیا جائے جس کی تصدیق لوگ متعلقہ دفتر سے بآسانی کر سکیں تاکہ لوگ جھوٹی ہاؤسنگ سکیم کی دھوکا دہی سے بچ سکیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عوام الناس کو دھوکا دہی سے بچانے کے لئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مختلف رہائشی سکیموں کی جانب سے لوگوں کو مرعوب کرنے کی غرض سے اخبارات میں جو پُرکشش اشتہارات دیئے جاتے ہیں، ان اشتہارات میں حکومت کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ بھی شائع کیا جائے جس کی تصدیق لوگ متعلقہ دفتر سے بآسانی کر سکیں تاکہ لوگ جھوٹی ہاؤسنگ سکیم کی دھوکا دہی سے بچ سکیں۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! I oppose it

جناب سپیکر: کھگہ صاحب! آپ اپنی قرارداد کے حق میں بات کریں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پنجاب میں ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ جعلی ہاؤسنگ سکیموں کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان میں لوگوں نے اپنی پنشن کی رقم اور خواتین نے اپنے زیوارات بیچ کر رقم جمع کرائی ہوتی ہے بعد میں جب اقساط پوری ہو جاتی ہیں تو لوگ پلاٹ لینے کے لئے جاتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے کہ یہاں پلاٹ ہی نہیں ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ایسا سرٹیفکیٹ آ جائے کہ واقعی یہ اصل سکیم والے ہیں جعلی نہیں ہیں اور عوام دھوکا دہی اور نقصان سے بچ سکیں۔ اس میں کئی مثالیں ہیں کہ لوگوں نے پانچ پانچ سال اقساط جمع کرائی ہیں، اس میں میری فیملی بھی شامل ہے کہ انہوں نے پانچ سال اقساط جمع کرائیں اور اب پانچ سال بعد سکیم والے کہہ رہے ہیں

کہ آپ اپنے پیسے اسی rate پر لے جائیں۔ یہ بہت گھمبیر مسئلہ ہے اس لئے میری پورے ایوان سے گزارش ہے کہ اس پر غور کیا جائے اور اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں ایک غلطی بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں لفظ "مرعوب" لکھا ہوا ہے یہاں صحیح لفظ "مرغوب" آئے گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ایل ڈی اے کی جانب سے عوام الناس کے مفاد اور انہیں دھوکا دہی سے بچانے کے لئے وقتاً فوقتاً غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے بارے میں اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے لوگوں کو inform کیا جاتا ہے۔ جب کسی غیر قانونی سکیم کا اشتہار اخبار میں آتا ہے تو ایل ڈی اے اس کے متعلق عوام الناس کو فوری طور پر بذریعہ اشتہار مطلع کرتی ہے۔ اس کے علاوہ one window counter بنائے گئے ہیں جہاں پر پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ ایل ڈی اے نے website پر پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے بارے میں تفصیلات فراہم کی ہیں۔ اس کے علاوہ رولز میں ترمیم کی ہے کہ کوئی سپانسر سکیم کا اخبارات میں اشتہار نہیں دے سکتا جب تک کہ وہ ایل ڈی اے سے NOC حاصل نہ کرے۔

جناب سپیکر! گورنمنٹ کے ادارے اور نیم سرکاری ادارے پابند ہوتے ہیں کہ DG(PR) کے ذریعے ان کے اشتہارات اخبارات کو جاتے ہیں لیکن پرائیویٹ سکیمیں براہ راست اخبارات کو اشتہارات دیتے ہیں اس لئے ہمارا وہاں پر check and balance نہیں ہوتا لیکن جو ہمارے purview میں آتے ہیں ان کو ہم روک سکتے ہیں۔ اب شاہ صاحب کا جو پوائنٹ ہے کہ جو پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں ہیں ان کو روکا جائے تو اس کا ایک mechanism اور parameter موجود ہے، TMO's اور DCO's کے پاس اس کی منظوری ہوتی ہے اس لئے میں یہ کہوں گا کہ as such ان کا جو DG(PR) کے متعلق سوال تھا اس میں ہم گورنمنٹ کی سکیموں کے متعلق تو بالکل روکتے ہیں اور قانون کے مطابق عمل ہوتا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! گورنمنٹ کی سکیمیں تو ماشاء اللہ شاندار ہیں۔ میں نے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اخبارات میں یا ٹی وی پر جو پرائیویٹ سکیموں کے اشتہارات آتے ہیں تو ان کے پاس حکومت سے منظوری کا ایک سرٹیفکیٹ ہو تاکہ ہم لوگ جو غریب اور تھوڑے پیسوں والے ہیں سستے پیکج کے پیچھے اپنی تنخواہیں اور چھوٹی چھوٹی بچتیں کر کے چلے جاتے ہیں۔ ہمیں اس سے غریب عوام کو بچانا ہے۔ وزیر قانون ماشاء اللہ بہت سمجھدار ہیں اس کے لئے کوئی ایسا طریق کار بنا دیا جائے تاکہ آئندہ عوام کو بچایا جاسکے کیونکہ جو پہلے لٹ چکے ہیں وہ تو لٹ گئے ہیں بقایا تو بچ جائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جو resolution کھگہ صاحب نے پیش کی ہے اس کی wording کو اس طرح سے construe کیا جاسکتا ہے کہ اگر گورنمنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ issue نہ کیا جائے تو پھر وہ اشتہار ہی جاری نہیں ہو سکتا۔ پھر اخبارات کا جو بزنس ہے اس پر بہت بڑی قدغن لگ جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر resistance ہو گی۔ اس بات کو oppose کیا جائے گا کیونکہ جو کوئی پرائیویٹ پارٹی ہے وہ پرائیویٹ اشتہار دے رہی ہے اور اخبار اس اشتہار کو چھاپ رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ کھگہ صاحب اس کی wording کو تھوڑا درست کر لیں۔ اس پر یہ پابندی لگانا کہ جب تک گورنمنٹ سرٹیفکیٹ نہ دے اس وقت تک آپ اشتہار نہیں دے سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسا قانون یا اختیار معزز ایوان recommend کرتا ہے تو اس کو بھی misuse کیا جاسکتا ہے اور پھر گورنمنٹ کئی ایسی جگہوں پر جہاں سرٹیفکیٹ جاری کرنا بنتا ہے وہاں پر بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی آفیسر اس میں reluctance کرے اس لئے اخبارات کو اس بات کا پابند کرنا کہ آپ روزانہ سرٹیفکیٹ کے لئے گورنمنٹ سے رجوع کریں پھر آپ اشتہار شائع کریں تو اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بھی بحث ہو گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ دونوں بیٹھ کر with the consultation اس کو اچھے طریقے سے بنا لیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ سفارش کے انداز میں اس کو کر لیں اس کے مطابق پاس کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: پھر with the consultation اس پر بات ہو گی لہذا فی الحال اس کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں اتنا پڑھا لکھا نہیں ہوں لیکن میں اس کو صحیح کر کے دوبارہ پیش کر دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں انتہائی اہم قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے ایک اس طرح کی statement دی ہے کہ فوج حکومت کو takeover کر لے۔ اس حوالے سے میں نے ایک مذمتی قرارداد یہاں پر جمع کروائی ہے کہ جمہوریت کی بساط لپیٹنے کے لئے اور جمہوری اداروں کو نقصان پہنچانے کے لئے اس طرح کی خواہش کی ہمیں مذمت کرنی چاہئے اور اس ایوان سے وہ قرارداد منظور کروا کر بھجوائی جانی چاہئے اور یہ out of turn آپ مجھے لینے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! out of turn لینے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا جائے کیونکہ میری بہت ضروری اور کام کی بات ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ میرا تو کام ہونے دیں۔ چلیں، بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ نے تھوڑا وقت دے دیا ہے آپ کا بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ عوام کی جان و مال کی حفاظت جو حکومت کی prime responsibility ہے، کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ راولپنڈی میں پچھلے کچھ عرصے سے جرائم میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ گزشتہ رات ایک دکان پر کچھ لوگ آئے ہیں اور باپ بیٹے کو قتل کر کے پیسے لے گئے ہیں۔ اس سے پہلے یہ ہوتا تھا کہ ڈاکو آتے تھے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس کے بعد میری قرارداد ہے اور یہ ہمارا حق ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا بھی حق ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہمارا بھی حق ہے ہم بھی ایوان میں ووٹ لے کر آئے ہیں۔ ہمارا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کسی اور ممبر کا ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! اس پر پہلے بات ہو چکی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس پر پہلے بات نہیں ہوئی ہے۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ ڈاکو آتے تھے اور لوگوں سے چیزیں چھین کر چلے جاتے تھے لیکن پچھلے کوئی تین چار ہفتے سے سات لوگ قتل ہو چکے ہیں اور پچھلے تین دنوں میں تین لوگ قتل ہو چکے ہیں۔ ڈاکو آتے ہیں ذرا سی resistance کی جائے تو بندے کو مار کر چلے جاتے ہیں۔ گزشتہ رات پینتالیس سالہ باپ اور اس کا انیس سالہ بیٹا مین روڈ پر سوا بارہ بجے جا رہے تھے اور ڈاکوؤں نے ان سے پیسے چھینے ہیں اس پر انہوں نے تھوڑی سی مزاحمت کی تو ان کو قتل کر دیا گیا۔ اب لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اس سے تین دن پہلے سی این جی سٹیشن مین روڈ پر اسی طرح کے لوگ آئے انہوں نے cashier سے پیسے چھینے اور اس کو گولی مار کر چلے گئے۔ اب ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ لوگ تو ہمارے پاس آتے ہیں اور چیخ و پکار کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ توجہ دلاؤ نوٹس لائیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرے پاس اخبار ہے اس میں خبر آئی ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! اخبار کا میں کیا کروں؟ آپ توجہ دلاؤ نوٹس لائیں۔ بڑی مہربانی۔ تیسری قرارداد ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی ہے۔

پنجاب کے تمام اضلاع میں لیڈی تھانوں کے قیام کا مطالبہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں لیڈی تھانوں کا قیام یقینی بنایا جائے۔ اگر فوری طور پر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو موجود تھانوں میں خواتین کے لئے الگ کمرہ مختص کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں لیڈی تھانوں کا قیام یقینی بنایا جائے۔ اگر فوری طور پر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو موجود تھانوں میں خواتین کے لئے الگ کمرہ مختص کیا جائے۔"

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس کو oppose نہیں کرتا لیکن میں محترمہ کی information کے لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ تمام ماڈل پولیس سٹیشنوں میں حکومت کی طرف سے already اس کا بندوبست کیا گیا ہے اور باقی تھانوں

میں بھی پولیس ڈیپارٹمنٹ خواتین کے لئے علیحدہ Complaint Centre اور جگہ مختص کرنے کا پروگرام رکھتی ہے۔ اس میں عملے کی shortage ہے جوں جوں عملہ میسر آتا جائے گا تو اس پر عمل کیا جائے گا۔ یہ تو already کام ہو رہا ہے اگر اس کے باوجود محترمہ اس قرارداد کو پاس کروانا چاہتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اگر یہ کام ہو رہا ہے تو قرارداد منظور کرنے میں کیا حرج ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے یہ بتائیں کہ جب وہ یہ کام کر ہی رہے ہیں تو پھر قرارداد کی کیا ضرورت ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پھر یہ متفقہ طور پر منظور کر لی جائے کیونکہ ان کا بھی یہی ارادہ ہے اور ابھی تک اسمبلی میں اس طرح کی کوئی قرارداد پیش نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: محترمہ! ارادہ ان کا بھی اور آپ کا بھی ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اگر یہ اپوزیشن کی طرف سے پیش کر دی گئی ہے تو اس کو میرا خیال ہے کہ متفقہ طور پر منظور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بس آپ تشریف رکھیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں لیڈی تھانوں کا قیام یقینی بنایا جائے۔ اگر فوری طور پر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو موجود تھانوں میں خواتین کے لئے الگ کمرہ مختص کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

آئین میں درج انسانی حقوق کو نصاب کا حصہ بنانے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ آئین میں درج بنیادی انسانی حقوق کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ آئین میں درج بنیادی انسانی حقوق کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔"

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس میں اگر ایک ترمیم کر دی جائے تو یہ قرارداد پھر زیادہ بہتر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ آئین میں درج بنیادی انسانی حقوق کو نصاب کا حصہ بنایا جائے"

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں "ناں" کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب آپ نے کیا کرنا ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! مجھے بات تو کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے کیونکہ آواز کے حساب سے قرارداد کے حق میں "ہاں" والوں کی تعداد زیادہ ہے اور "ناں" والے کم ہیں لہذا قرارداد منظور ہوتی ہے۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

فوڈ سٹریٹس کی طرز پر بک سٹریٹس بنانے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ فوڈ سٹریٹ کی طرز پر بک سٹریٹس بھی بنائی جائیں تاکہ نئی نسل میں کتابوں سے لگاؤ، دلچسپی اور لگن پیدا ہو۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ فوڈ سٹریٹ کی طرز پر بک سٹریٹس بھی بنائی جائیں تاکہ نئی نسل میں کتابوں سے لگاؤ، دلچسپی اور لگن پیدا ہو۔"

اس کو کسی نے oppose نہیں کیا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے بات کرنے دیں اور مجھے ایسے نہ ٹوکا کریں۔This is not good. I will not allow.

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ میرا right ہے کہ میں اس کو oppose کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ oppose کر دیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔ پہلے بھی آپ نے مجھے بات کرنے نہیں دی۔

جناب سپیکر: میں نے کہا کہ ان کے حق میں زیادہ ووٹ ہیں۔ کیا آپ جمہوریت پر یقین نہیں رکھتے؟ آپ اس کو بھی oppose کریں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں بالکل oppose کرتا ہوں کیونکہ الیکٹرانک کا دَور ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ فوڈ سٹریٹ کی طرز پر بُک سٹریٹس بھی بنائی جائیں تاکہ نئی نسل میں کتابوں سے لگاؤ، دلچسپی اور لگن پیدا ہو۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! مجھے اپنا مدعا بیان کرنے کی اجازت تو دی جائے۔

جناب سپیکر: اگر پہلے ہوتا تو پھر علیحدہ بات تھی۔ جی، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید متحدہ قومی موومنٹ کے قائد کے بیان کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے متحدہ قومی موومنٹ کے قائد

الطاف حسین کے بیان کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین کے بیان کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین کے بیان کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین کا بیان "فوج ٹیک اوور کرے" کی پُرزور مذمت

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین کے بیان پر کہ "فوج حکومت کو takeover کر کے اور اقتدار اپنے ہاتھوں میں لے لے" پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ وہ ایسی کسی بھی سوچ کی مخالفت کرتا رہے گا۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین کے بیان پر کہ "فوج حکومت کو takeover کر کے اور اقتدار اپنے ہاتھوں میں لے لے" پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ وہ ایسی کسی بھی سوچ کی مخالفت کرتا رہے گا۔"

اس قرارداد کی چونکہ مخالفت نہیں کی گئی ہے لہذا یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین کے بیان پر کہ "فوج حکومت کو takeover کر کے اور اقتدار اپنے ہاتھوں میں لے لے" پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ وہ ایسی کسی بھی سوچ کی مخالفت کرتا رہے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 12-مارچ 2014 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔